بسم اللہ الرحمن الرحیم
آئینہ شیعہ نما
تصنیف لطیف
مبلغ ملت، مناظر اسلام، استاذ العلماء
حافظ الحدیث والقرآن
حضرت علامہ الحاج
محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فیض الجلیل فی ما یتعلق بگلزار خلیل

معروف

آئینہ شیعہ نما

یعنی

اس تقریر کا متن جو حضرت العلامہ مولانا الحافظ ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

نے بر مزار حضرت مولانا محمد قاسم اویسی رحمۃ اللہ علیہ
حسب الحکم مولانا پیر محمد ابراہیم سرہندی مدظلہ دو گھنٹہ
مسلسل بیان فرمائی۔

حضرت ابوبکر و حضرت عمر
روضہ اقدس میں ساتھ ہیں

شائع کردہ
مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

الحمد للہ الذی انزل الفرقان علی عبدہ الکریم الامین
والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی ارسل الینا رحمۃ للعالمین
وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الذین جاھدوا معہ
آووا ونصروہ من الانصار والمہاجرین ۝ اما بعد!

فقیر کا رسالہ "آئینہ شیعہ نما" مسلسل کئی سالوں سے
متعدد بار شائع ہو رہا ہے، عوام وخواص کے علاوہ خود شیعہ مذہب کے
بڑے بڑے ستونوں کی نظروں کو نوازا۔ مسلک حق اہلسنت کو تو فائدہ ہونا تو تھا ہی
لیکن شیعہ مذہب والوں کو بھی اس سے استفادہ کا خوب موقعہ ملا اب اس کی اور جلدیں
بڑھا کر اس کو مزید مفید سے مفید تر بنایا جا رہا ہے اللہ سے دعا ہے کہ بطفیل حبیب پاک
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقیر کے لیے اسے توشۂ آخرت اور ذریعہ مغفرت اور اہلسنت کے لیے
مشعل راہ حقیقت بنائے آمین

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ ۲۴ نومبر بروز جمعۃ المبارک ۱۹۸۹ء بہاولپور ، پاکستان

تعارف

حضرت علامہ اویسی صاحب کا آبائی ماحول خالص دیہاتی ہے۔ تقریباً عرصہ دراز تک اس خاندان کو علمی و عملی زندگی میسر نہیں۔ صرف بقول علامہ اویسی صاحب جد امجد مولانا محمد حامد مرحوم نے عالم شباب میں اپنے ماحول سے نکل کر علم پڑھنا شروع فرمایا۔ جو صرف چند کتب فارسی تک محدود رہا بعد ازاں حضرت اویسی صاحب کے والد مرحوم بھی فارسی کتب گلستان۔ بوستان تک پڑھ کر حسب دستور خاندان کھیتی باڑی کے کام میں مصروف رہے۔ متعدد اولاد کے والد ہونے کے باوجود صرف دو صاحبزادے آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکے۔ باقی سب اللہ کو پیارے ہو گئے ان دو لقایا میں بڑے صاحبزادے اپنے موروثی امور کے وارث بنے اور دوسرے صاحبزادے کو علامہ اویسی کہا جاتا ہے۔

سندھ سے وابستگی

بقول حضرت علامہ اویسی صاحب، یہ خاندان سندھ سے وارد پنجاب ہوا اور بہاولپور ریاست کے مشہور ضلع رحیم یار خان میں مقیم ہو گئے، پھر تاریخ خاموش ہے۔ جبکہ .... خاندانی ماحول کا حال اوپر مذکور ہوا۔ تقریباً علامہ اویسی صاحب بچپن میں صرف سندھ کے نام سے ہی متعارف ہو گئے۔ چنانچہ

راقم کے عرض کرنے سے فرمایا کہ اتنا یاد ہے۔ کہ والدین اور دوسرے خاندان کے افراد اپنے آپ کو ہندھ سے منسلک کرتے ہیں۔ اور پھر سندھی بھائیوں کو اس وقت دیکھنے کا موقعہ میسر ہوا۔ جبکہ وہ اپنے مختلف علاقوں سے پیدل چل کر حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانی قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت کے لیئے جاتے تو ان کا گذر ہمارے دیہاتوں سے ہوتا۔

حصول تعلیم کے دوران چند احباب سے مزید تعارف حاصل ہوا اور سنہ ۱۹۵۲ء میں حامد آباد ضلع رحیم یار خان میں مدرسہ کا آغاز کیا تو ایک دو سندھی طلبہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوتے۔ پھر سنہ ۱۹۶۰ء میں خانپور ضلع رحیم یار خان میں دورہ تفسیر کا افتتاح کیا۔ تو مزید سندھی طلبہ کی آمد ورفت ہوئی سنہ ۱۹۶۳ء میں بہاول پور دارالعلوم کی بنیاد رکھی تو پھر مستقل طور سندھ سے وابستگی ہو گئی کہ لاڑکانہ کے مشہور پیر و مرشد حضرت الحاج میاں عبدالحلیم صاحب کی دعوت پر سنہ ۱۹۶۵ء میں شہداد کوٹ میں سندھ میں پہلی تقریر کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد تو تقریباً سندھ کے تمام اضلاع میں حضرت علامہ اویسی صاحب کے تلامذہ پھیل گئے۔ بحمدہ تعالیٰ صوبہ سندھ کا کوئی ایسا ضلع و تعلق نہیں ہوگا جس میں علامہ اویسی صاحب کے تلامذہ نہ ہوں۔ علامہ اویسی صاحب کے تلامذہ نے آپ کے علوم و فنون یا اخلاق و عادات کا تذکرہ اپنے اساتذہ سے کیا تو سندھ کے کونہ کونہ میں علامہ اویسی صاحب کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ سنہ ۱۹۷۰ء نواب شاہ کے قصبہ سٹھ ہزار میل میں دیابنہ کے مشہور مناظر عبداللہ شاہ نے اہلسنت کو مناظرہ کا چیلنج کر دیا۔ تو سندھ کے علماء نے باتفاق رائے

حضرت علامہ اویسی صاحب کو بلایا۔ عبد اللہ شاہ مناظرہ سے ذلیل و خوار ہو کر بھاگا۔ جس سے سندھ میں علامہ اویسی صاحب کی علمی شہرت اور بڑھ گئی۔ اس کے بعد علامہ اویسی صاحب کا سلسلۂ آمد و رفت سندھ سے زیادہ ہونے لگا۔

گلزارِ خلیل

یہ ایک پیر حضرت علامہ محمد ابراہیم سرہندی مدظلہ کی رہائش کا نام ہے حضرت پیر صاحب موصوف نہ صرف پیر ہیں۔ بلکہ مجاہد فی سبیل اللہ اور اہلسنت کے مایہ ناز عالم دین بھی ہیں۔ اور مخالفین اہل سنت کی سرکوبی کیلئے مشہور و معروف ہیں آپ نے ہی کنری میں مرزائیت، شیعیت، وہابیت، کی ناکہ بندی کر کے بدمذہبی کو مٹایا۔ مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مناظرے کرائے۔ اب چاہتے ہیں۔ کہ اپنے علاقہ سے شیعیت کی بیخ کنی کرائیں۔ چنانچہ مختلف احباب و اصحاب اور سندھ کے علماء کرام سے مشورہ کیا تو سب سے پہلے حضرت علامہ اویسی صاحب کو مدعو کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ ماہ صفر ۱۳۹۲ھ کے پہلے ہفتہ میں علامہ اویسی صاحب کو پیر صاحب موصوف کا خط موصول ہوا۔ جس میں رد شیعیت سے متعلق لکھا گیا۔ علامہ صاحب نے فوراً جواب بھیجا کہ فقیر حاضر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تاریخ موعودہ پر حاضر ہو جائے گا۔ جواب بھیج کر علامہ صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا۔ سندھ کی سیر و سیاحت کیلئے چلنا ہے۔ تو تیاری کیجئے۔ میں نے کہا بسر و چشم مجھے اور کون سی سعادت نصیب ہوگی۔ جبکہ آپ کی رفاقت میں مجھے چند روز خدمت کرنے کا موقعہ میسر

آئے گا۔ پھر آپ نے چند .... کتب شیعہ کتب خانہ سے نکال کر سامان میں رکھنے کی ہدایت فرمائی[1]

ایک ضروری وضاحت

حضرت علامہ اویسی صاحب نہ رواجی مبلغ ہیں۔ اور نہ ہی رسمی مقرر، بلکہ دین اسلام کے ایک مخلص اور سچے مجاہد اور عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنہیں شب و روز دردِ رہتا ہے۔ کہ آقا کریم سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا بول بالا ہو۔ اسی انہماک میں آپ اسلام کے ہر شعبہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

علامہ اویسی صاحب کے شب و روز

آپ کا محبوب مشغلہ تدریس ہے۔ جو زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ اسی میں گذرا اور گذر رہا ہے۔ کہیں مناسبت محسوس کرتے ہیں۔ تو اپنے خرچ پر وعظ و تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ اگر کہیں سے کچھ مل جاتا ہے۔ تو وہ فنڈ میں جمع کرا دیتے ہیں۔

---

[1] یہ کتابیں جلال پور پیر والا حضرت میاں فتح محمد صاحب مدظلہ کے کتب خانہ سے لائی گئیں ۱۲

تصنیف و تالیف

یہ شعبہ آپ کا اتنا مشہور ہے۔ کہ عوام کے ذہن میں یہی ہے۔ کہ علامہ صاحب رات دن یہی کام کرتے ہیں۔ اور بس۔

چھٹیوں کا مہینہ

مدارس عربیہ عموماً نصف شعبان سے نصف شوال تک دو ماہ بند رہتے ہیں۔ لیکن علامہ صاحب کے مدرسہ کا دروازہ کبھی نہ بند ہوا اور نہ ہی خدا کرے قیامت تک بند ہو۔ اسی لئے مذکورہ رخصتوں میں علامہ صاحب دورہ تفسیر القرآن پڑھاتے ہیں۔ پھر شوال میں دورہ حدیث شریف کے تلامذہ کے داخلہ کیلئے مصروف رہتے ہیں۔ مخلصین کے اصرار پر علامہ نے صفر کا ہفتہ آخر اور ربیع الاول کامل اور ربیع الآخر کے نیمہ اولیٰ احباب کی ملاقات و مختلف مقامات کے جلسوں میں شمولیت کے لئے سالانہ چھٹی کے لئے متعین فرمایا چنانچہ صفر کے آخری ہفتہ کیلئے مختلف جلسوں میں تشریف لے گئے اور مجھے فرمایا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات کتب شیعہ سے تلاش کریں۔

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
اس فرقہ کے دو نام ہیں (۱) ابدیہ (۲) ابدیشیہ شیعوں کا ایک فرقہ ایسا ہے جو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں معاذ اللہ	تذکرۃ الائمہ مطبوعہ ایران	۷۷
حضرت جبریل بھول گئے کہ وحی نبی علیہ السلام کو پہنچا دی ورنہ حکم حضرت علی کا تھا۔ اس فرقہ کا نام ہے علویہ	"	۷۸

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضرت امام اعظم کا علم حضرت امام جعفر صادق تک پہنچتا ہے۔	تذکرۃ الائمہ	۴۴
عصمنی عن الخلق الخ کذا قال علی رضی اللہ عنہ پھر تقلید کیوں۔	″	۱۲۹
حضرت امام جعفر صادق کا نانا جان حضرت صدیق پھر انہیں گالیاں کیوں۔	″	۱۲۹
مسئلہ لف حریر	″	۱۳۰
باب التزوج بغیر بینۃ	فروغ کافی ج ۲	۲۳
ان العارفۃ لاتوضع الاعند عارف	فروغ کافی ج ۲	۱۲
انسان بلا وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔	″ ۱۰	۴۹
ممانعت جزع وفزع	″ ″	۹۱
تزوج ام کلثوم لعمر رضی اللہ عنہ	″ ۲۰	
سیاہ لباس جہنمیوں کا ہے۔	″ ۲۰	۲۷۵
تھوک سے ذکر دھونا	″ ۱۰	۷
حضرت عمرؓ کے وصال کے بعد حضرت علی اپنی بیٹی ام کلثوم کو اپنے گھر لے گئے	″ ۲۰	۱۱۴
قال علیہ السلام ما بین منبری و بیتی روضۃ من ریاض الجنۃ	″ ج ۲	۳۱۶

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
ذبح خفیف سے وضو نہیں جاتا بلکہ صوت عظیم چاہیے۔	فروع کافی " " ج ۱	۱۳۱
حوا آدم سے پیدا ہوئی۔	" ج ۲	٧
خنزیر کے بالوں کی رسی ڈول میں ڈال کر کنوئیں سے پانی الخ	" ج ۱	۳
غلام اور مشرک اور آزاد ایک عورت سے جماع کریں تو قرعہ اندازی کرو جب بچہ پیدا ہو۔	" " ۲	۵۵
حضور علیہ السلام نے حضرت علی کو روکا کہ فلاں وقت جماع نہ کرنا	" "	۵۸
سنی کا پس خوردہ پانی ولد الزنا اور یہودی و نصرانی سے بدتر	" ج ۱	۴
کتاب العقیقہ میں چار ابنات کا ثبوت	" ج ۲	۵۲
کتاب النکاح سے " " "	" " " "	۲۰
تمام محرمات حلال (ماں، بہن، بیٹی) وغیرہ	" " " "	۸۰
حلف بغیر اسم اللہ ناجائز	" " "	۳۷۱
داڑھی بقدر قبضہ لازم اور مونچھیں کٹوانا لازم	" " " "	۲۱۵
حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات اہل بیت ہیں۔	ترجمہ مقبول لاہور	۶۹۹
امام حسینؓ نے نہ اپنی ماں نہ کسی دوسری عورت کا دودھ پیا بلکہ حضور علیہ السلام کی انگلی مبارک چوستے تھے الخ	"	۱۰۴
بہتر اصحاب خصوصاً اصحاب ثلاثہ		۶-۱۱۹-۱۳۴-۱۰۲۱ ۱۹۰-۱۹۱-۲۷۲-۶۷۴ ۹۲۳-۵۷۱

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
تحریف قرآن اور اس کے چند نمونے (لاتعداد میں صرف چند حوالجات دیئے جاتے ہیں) ۱۷۲/۱۷۵ ۲۰۶/۲۰۷ ۲۹۰/۲۹۶ ۳۵۶/۳۹۶	ترجمہ مقبول :- ۴۰۴/۴۰۷ ۱۰۳/۱۰۸ ۱۲۴/۱۲۹ ۱۶۱/۱۷۰ ۲۷/۴۲ ۸۱/۸۹ ۴۶۳/۴۸۹ ۴۳۷/۱۷۴ ۱۱۸/۱۹۰ ۱۲۴/۲۰۶ ۱۲۵/۲۲۴ ۱۲۹/۱۰۲۷ ۴۱۳/۴۴۲ ۴۷۹/۴۹۶	
جہان کا خمیر، وہاں دفن (اس سے صدیق و عمر کے فضائل کا اندازہ)	//	۶۲۷
امام مہدی کے ظہور پر صرف لا الٰہ الا اللہ کا چرچا۔	//	۱۱۹
تمام انبیاء رجعت کرکے امام مہدی کی مدد کریں گے۔	//	۱۱۸
بدر والے ملائکہ تا حال موجود ہیں۔ (زمین پر) صاحب الامر کی امداد کریں گے۔	//	۱۲۸
اللہ سب کو ازل سے جانتا ہے۔	//	۱۴۳
یستبشرون بنعمۃ اللہ الخ سے شیعہ مراد ہے۔	//	۱۴۲
لفظ نبات عام ہے۔ بیٹیاں ہوں یا کوئی اور	//	۱۵۹
انسان صرف شیعہ ہیں۔ باقی نسناس ہیں۔	//	۱۷۱
حضور علیہ السلام کی بد دعا سے ایک جھوٹا آدمی معہ کنبہ جل گیا۔	//	۲۳۲
یہودی نصرانی عورت سے متعہ کا جواز	//	۲۱۳
حضرت مدین بن ابراہیم (غیر معروف ہونا اولاد ہونے کے منافی نہیں)		۳۲۰
ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تین برس بڑے تھے۔ انت منی بمنزلۃ ہارون الخ جواب	//	۳۳۴
حضور نبی اکرم نے فرمایا کہ "میرے اور سوائے اولادِ علی کے کسی کے لیے جائز نہیں کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے یا جنب حالت میں شب باش ہو۔	//	۴۳۴

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مسئلۂ تولا	ترجمہ مقبول "	۲۲۹
مسئلۂ بدا	"	۲۵۳
صدیق اکبر کی افضلیت اعمال سے نہیں بلکہ اخلاص و عقیدت سے ہے۔	مجالس المومنین	۸۸
صدیق اکبر کا ہجرت میں ساتھ جانا بفرمان خداوندی تھا۔	"	۲۱۳
نبی کی دختر عثمان کو اور علی کی دختر عمر کو نکاح میں دی گئیں ... ام کلثوم	"	۸۷
محمد بن حنفیہ پسر علیؓ ۲۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ لیکن شیعہ کہتے ہیں۔ کہ وہ کوہ رضوی میں زندہ ہیں۔	"	۱۱۵
حضرت حسن کثیر الطلاق واقع ہوئے۔	"	۵۷
لا یجوز آمین فی آخر الحمد وقیل ھو مکروہ الخ	المدارک	۱۸۰
شیعوں کی موجودہ اذان کی تردید	"	۱۹۳ ۱۹۶
بی بی فاطمہ نے اپنی بہن کا جنازہ پڑھا دختران نبی	الاستبصار	۲۷۵
عاریۃ الفرج لا باس بہ	"	۵۳۵
حرمت متعہ کی احادیث عقلیہ پر محمول نہیں۔	"	۵۳۸
متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خدا کے ذریعہ سے اس کا اجراء ہوا۔	ترجمہ مقبول	۱۴۱
پیشاب کرکے تین دفعہ ذکر کو نچوڑے پھر اگر ساق تک پانی بہتا چلا جاوے تو کوئی پرواہ نہیں۔	"	۲۰
امام جعفر سے پوچھا گیا کہ استنجاء کیلئے کتنا پانی چاہیئے۔ آپ		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
نے فرمایا کہ ذکر کے سوراخ کی تری سے دو گنا۔	الاستبصار	۲۰
عورت وراثت کی حقدار نہیں پھر فدک کی لڑائی کیوں۔	"	۴۶۹
ابواب المتعہ	"	۵۳۷
نسخ المتعہ	"	۵۳۸
متعہ صرف شہوت رانی ہے۔	"	۵۴۲
لواطت کے مسائل	"	۶۰۴
موجودہ قرآن شیعہ کے قرآن کے مطابق نہیں۔	صافی	۱۳-۱۲
حضور علیہ السلام کے وصال پر ملائکہ اور مہاجرین و انصار نے جنازہ پڑھا۔	"	۴۰۲
وَلقد عہدنا الخ تحریف قرآن	"	۳/۸ ۴۰۳
بی بی حوا بائیں پسلی سے پیدا۔	"	۱۰۳
خلافت صدیق کے بعد خلافت عمر کا اعتراف	"	۵۰۲
شرمگاہ زن سے کھیلنا اور بوسہ دینا۔	حلیۃ المتقین تہران	۱۴۱
جو تنہا سفر کرے وہ لعنتی ہے۔	"	۱۴۸
نیا کپڑا پہنے تو۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول ہ یہ کلمہ شیعہ	"	۷
عقیقہ کا گوشت لڑکے کے ماں باپ کو نہ کھانا چاہیے بلکہ اس کنبہ میں جو بھی ماں باپ رشتہ دار رہتے ہوں سب کا برابر حصہ ہے۔	"	۵۱

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مذی و ودی سے وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ بہہ کر پاؤں تک پہنچ جائے	فروع کافی ج ۱	۱۳
وطی فی الدبر اور مشت زنی جائز	" " " ۲ " "	۱۵ ۶۹
پاخانہ کی روٹی کا واقعہ	من لا یحضرہ الفقیہ قلمی	۱۶
اذان کی صورت اہلسنت کے مطابق	"	۹۷
خنزیر کے چمڑے سے ڈول بنا کر پانی کھینچنا جائز ہے۔	"	۷
جزع و فزع سے ممانعت	"	۸۸
بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔	"	۱۰۱
حیض والی عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے۔	"	۱۰۲
تھوک سے استنجاء جائز ہے۔	"	۳۹
مرتے وقت منہ سے یا آنکھ سے منی نکلتی ہے۔	"	۸۱
جس کپڑے کو شراب اور خنزیر کی چربی لگ جائے اس کپڑے پر نماز جائز ہے۔	"	۴۱
جس کپڑے کو عمامہ یا ٹوپی کو جراب کو منی یا پیشاب لگ جائے جائز ہے۔	"	۴۱
پیشاب خانہ میں جو کپڑا گرے وہ پاک ہے۔	"	۳۹
نجس پرنالہ کا پانی پاک ہے۔	"	۵
جو شخص منی کے پیچھے نماز پڑھے گویا اس نے رسول اللہ صلی		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔	من لا یحضرہ	۲۱۲
زیارت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث	"	۵۰۳
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (اس سے صدیق و عمر کی شان معلوم ہوئی)	"	۵۰۴
قبر حسین علیہ السلام کے متعلق مذکور حدیث اور اس کے حرام کا احاطہ ۱۵ میل بھی بہشت۔	"	۵۰۹
ابوبکر جدی وولدنی الصدیق مرتین کذا قال لامام جعفر رضی اللہ عنہ۔	احقاق حق نور اللہ شوشتری	۵
امام اعظم امام جعفر صادق کے شاگرد ہیں۔	"	۲۰۰
عمر بن عبد العزیز نے فدک بنو ہاشم یا اولاد فاطمہ کو واپس دیا	"	۲۲۵
حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے خلافت تیس سال ہوگی۔	"	۲۷۵
حضور علیہ السلام کی دختران کا انکار اور خلفاء پر الزامات	ضمیمہ مقبول لاہور	۴۴
حضرت علی نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی۔	"	۴۱۵
عمر سراج اھل الجنۃ ولو نزل العذاب ما نجی الا عمر السکینۃ تنطق علی لسان عمر لو لم ابعث لبعث عمر۔	احتجاج طبرسی مطبع نجف	۲۴۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
فالصدیق ھو فوق الصحابۃ لبسبب سبق لاسلام الاتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ الناز ذھب بہ لیلۃ الغار ولما علم انہ یکون الخلیفۃ۔	احتجاج طبرسی مطبع نجف	۲۵۷
انہ (ای الصدیق) الخلیفۃ من بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ۔ ان الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ موقوفۃ الاربعہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم	"	۲۶۰
حتی لم یبق من المھاجرین والانصار الاصلی علیہ اس سے حضور علیہ السلام پر صحابہ کرام کا نماز جنازہ ادا کرنے کا ثبوت ملا۔	"	۵۲
واما اھل السنۃ فالمتمسکون بما سنہ اللہ و رسولہ۔ اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت۔	"	۹۰
اختلاف اصحابی لکم رحمۃ (صحابہ کرام کی جنگوں کا جواب)	"	۱۹۴
بیعت کیلئے حضرت علی کے گھر گھس جانا اور ان کے گلے میں کالی رسی ڈالنا۔ اور بی بی فاطمہ کی توہین۔ معاذ اللہ	"	۵۳

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
ان القرآن الذی بین اظہرنا لیس بتمامہ کما انزل علی محمد بل ھو خلاف ما انزل واما اعتقاد مشائخنا کان یعتقدون التحریف والنقصان فی القرآن الخ۔	صافی	۱۲۔۱۳
جماع در فرج محارم بالف حریر جائز است۔	ذخیرۃ المعاد	۷۹
جماع در رمضان شریف برائے مسافر مکروہ است۔	طبع تہران	۴۳۵
اثنا عشرۃ فی النار، گویا اشارہ ہو گیا شیعوں کے جہنمی ہونے کا کیوں کہ یہ اپنے آپ کو اثنا عشری کہتے ہیں۔	احتجاج طبرسی مطبع مرتضویہ نجف	۱۴۱
ان ابا بکر افضل من علی ومن جمیع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو ثانی۔	"	
مع رسول اللہ ای ثانی اثنین الخ آخر صلوۃ قبل وصال نبوی وھو صدیق ھذہ الامۃ الخ	احتجاج طبرسی	۲۰۵/۲۰۶
ثم قام الصلوۃ وحضر المسجد وصلی (ای علی ؓ) خلف ابی بکر۔	"	۶۰
اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیج کر فرمایا کہ میں ابوبکر سے راضی ہوں۔ ابو جعفر نے فرمایا لست بمنکر فضل ابی بکر الخ	"	۲۴۷
حضرت علی نے صدیق کی بیعت کی۔	"	۵۴

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضور علیہ السلام نے عرش پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق۔	〃	۸۳
مصحف فاطمہ ستر گز لمبا تھا۔	〃	۴۰،۳۴
ان مثل ابی بکر و عمر فی الارض کمثل جبریل و میکائیل فی السماء۔	〃	۲۴۷
شیعوں نے حضرت زبیر پر لعنت کی۔	اصول کافی	۱۷۱
حضرت علی کے سوا قرآن کریم کسی نے جمع نہیں کیا اگر کوئی دعوٰی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ الخ	اصول کافی مطبع لکھنوی	۱۱۳
قرآن ستر گز تھا۔ جواب موجود نہیں اور مصحف فاطمہ بھی جو موجود ہے۔ قرآن سے تین حصہ زائد ہے۔	〃	۱۱۸
شیعوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔	〃	۱۳۹
لا دین لمن لا تقیۃ لہٗ الخ التقیۃ من دین اللہ۔ باب التقیہ	〃	۴۱۷
التقیۃ من دینی و من دین آبائی الخ قال جعفر الصادق	〃	۴۱۹
چہار زبات کا ثبوت۔	〃	۲۳۸
امام جعفر نے فرمایا اگر مجھے صرف تین خالص شیعہ مل جاتے تو میں اپنی حدیث نہ چھپاتا (اس سے معلوم ہوا کہ شیعہ حقیقی منافق اور اہلبیت کے دشمن ہیں)	〃	۲۴۵

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ ادا کرنا (صحابہ کرام کا بہترین جواب)	اصول کافی مطبع لکھنؤی "	۲۴۵
تحریف قرآن کے نمونے۔	" ۲۲۵/۲۲۶	۲۲۳/۲۲۵
امام جعفر سے کوئی مسئلہ پوچھا تو کسی کو کچھ جواب دیتے اور کسی کو کچھ۔	اصول کافی	۳۳
باب البدا۔ (ہر نبی علیہ السلام اس بدا کا مکلف رہا)	"	۸۳
امام جعفر صادق پر جھوٹی پیشین گوئی کا الزام۔	"	۵۹۱
شیعہ کو مذہب کا چھپانا عزت اور ظاہر کرنا ذلت	"	۴۲۰
انبیاء علیہم السلام کی وراثت علمی ہوتی ہے نہ کہ دراہم ودنانیر۔	"	۱۶-۱۷
شیعوں کا خدا لولا اور صرف تیس سالہ ہے۔ (معاذ اللہ)	"	۴۹
حضور علیہ السلام کا ارشاد کہ بدعات کے ظہور کے وقت عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا واجب ورنہ لعنتی (اس حکم کے بعد خلفاء ثلاثہ کی خلافت حق ورنہ حضرت علی اور دوسرے حضرات اہلبیت پر اور حضرت مہدی پر یہ فتوٰی لاگو ہوگا۔	"	۲۷
ائمہ کو ہر ایک کے ایمان کی حقیقت اور نفاق معلوم ہوتا ہے (جب ائمہ کا یہ حال ہے تو پھر نبی علیہ السلام		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
کو بھی خلفاء ثلاثہ کا علم تھا کہ یقیناً مومن تھے۔	اصول کافی	۲۳۷/۱۱۰
ان الائمۃ لم یفعلوا شیئا الا بعہد من اللہ و امر منہ لا یتجاوزونہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا۔	"	۱۴۰
امام جعفر کی تصدیق کہ صحابہ کرام کی تمام روایات صحیح ہیں۔	"	۳۳
حضرت آدم علیہ السلام میں کفر کے اصول پائے گئے معاذ اللہ	"	۴۴۷
واقعہ خلافت صدیق اور مولیٰ علی کی کمزوری کا بیان۔	جلاء العیون تہران	۴۲۵
امام حسین کو مکہ سے کوفہ میں شیعوں نے دعوت دی۔	"	۳۵۶
امام حسین کو شہید کرنے والے شیعہ تھے۔	"	۳۵۷
شیعوں کا قرآن امام مہدی کے پاس ہے وہ خود ساتھ لائیں گے	"	۴۲۳
امام زین العابدین نے یزید کی بیعت کی۔	"	۵۰۰
امام جعفر برادر امام عسکری کو شیعوں نے کذاب اور شرابی		۵۷۶
لکھا۔		۵۷۷
پہلا ماتمی یزید ہے۔	جلاء العیون	۴۴۱
حضرت علی نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی۔	"	۱۵۰
کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شیعہ کا کلمہ غلط۔	"	۲۴۲

صفحہ	نام کتاب	حوالہ جات
۴۴۵	جلاء العیون	یزید کے گھر تین دن ماتم رہا۔
۲۶۱	〃	امام حسن ؑ نے فرمایا۔ امیر معاویہ شیعوں سے بہتر ہیں۔ اس لیے کہ شیعہ امام کو لوٹنے اور قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔
۲۸۰	〃	امام حسین ؑ کی ولادت مکروہ طریقے سے۔
۴۰۲	〃	حضرت علیؓ کے صاحبزادوں کا نام ابوبکر عمر و عثمان تھا۔
۴۱۸	〃	حضور علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کا نکاح عثمان سے کیا
۴۲۶	〃	اہل کوفہ نے ماتم کیا اور منہ پر طمانچے مارے اور کپڑے سیاہ پہنے اور مرثیہ جات پڑھے۔ بی بی ام کلثوم بنت فاطمہ نے انہیں لعن و طعن کیا۔
۷۵	〃	حضور علیہ السلام کی وصیت کہ مجھ پر گریہ نوحہ و شق الجیوب نہ کرنا۔
۶۵	〃	حضور علیہ السلام نے ایسے ہی بی بی فاطمہ کو فرمایا۔
۱۵۵	〃	بی بی فاطمہ حضور علیہ السلام کے وصال کے صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔
۱۵۱	〃	بی بی فاطمہ ام کلثوم کو لے کر علی سے ناراض ہو کر چلی گئیں۔
۱۵۷	〃	بی بی فاطمہ کے وصال کے بعد ام کلثوم حضور علیہ السلام کے روضہ پر۔

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ما بین مسجدی قبری روضۃ من ریاض الجنۃ	جلاء العیون	۱۵۸
صحیح قول یہ ہے۔ کہ بی بی فاطمہ اپنے گھر میں مدفون ہوئیں	٭	۱۵۸
اذان میں علی ولی اللہ الخ کہنا بدعت اور حرام ہے۔	ذخیرۃ المعاد مجلس گھجانہ گل بہار ایران	۳۷۷
محبان علی کو ترپی کر اور جنت کے میوے کھا کر مرتے ہیں اور بہشت میں صدیقوں کے ساتھ ہونگے (واہ واہ)	٭	۱۸۶
تقیہ تمام عبادات یہاں تک کہ نماز روزہ زکوٰۃ و جہاد سے افضل ہے۔	آثار حیدری کا ترجمہ تعلیم عسکری ناشر کتبخانہ لاہور	۲۸۸
حضرت عباس نے ابوبکر کی بیعت کی۔	٭	۳۱۳
حضرت آدم سے خطا ہوئی اور پنجتن کے وسیلہ سے معاف ہوئی۔	٭	۱۹۳
ھذہ الشجرۃ سے علم محمد و آل محمد مراد ہے۔	آثار حیدری	۱۹۴/۱۹۵
آدم علیہ السلام دھوکہ کھا گئے تھے۔	٭	۱۹۷
تقیہ کر کے منافق کے پیچھے نماز پڑھنے سے سات سو نمازوں کا ثواب اور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمین کے فرشتے رحمت بھیجتے رہے۔	٭	۵۱۶
حضرت علی ہر خطا سے معصوم	٭	۱۲۴
حضرت بلال کو حضرت ابوبکر نے آزاد کرایا۔	٭	۵۴۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
تقیہ کے عوض اعلیٰ علیین میں جگہ ملی۔	آثار حیدری	۳۲۱
خیر الناس بعد رسول اللہ ابوبکر	״	۳۱۹
یا ساریۃ الجبل (قول حضرت عمر	״	۲۹۳
شب ہجرت کا واقعہ اور ابوبکر کی رفاقت	״	۴۰۱
محبانِ علی ملائکہ سے بہتر (افضل)	״	۴۰۱
ابوبکر جاںنثار رسول۔ بہترین واقعہ۔	״	۴۰۳
ہر نماز کے بعد صحابہ کرام پر (گالی دینا)	عین الحیوۃ تہران	۶۱۲
امام جعفر کا فرمان کہ شیعہ وہ ہے۔ کہ اطاعت الٰہی وائمہ کا پابند ہو۔	״	۱۵۱
کوفہ دار السلام ہے۔	״	۱۵۸
مال غنیمت بعد حضور علیہ السلام اِن کا خلیفہ مصالح پر خرچ کر سکتا ہے۔ اِس کے سوا کسی اور کو جائز نہیں (مسئلہ فدک کا حل)	خلاصۃ المنہج مطبوعہ تہران ج۔ دوم	۱۸۵
اثنائے خطبہ تمام منافقوں کو نکالنا (معاذ اللہ اگر اصحاب وغیرہ منافق ہوتے تو وہ بھی نکالے جاتے۔	״	۲۵۷
قصہ ثعلبہ مکمل طور	״	۲۷۶
موسیٰ علیہ السلام کو فرشتوں نے جزع فزع سے منع کیا اور صبر کی تلقین کی۔	״	۱۴۳

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
امام مہدی بدعات کو مٹا کر قرآن و سنت قائم کریں گے۔	جمع المعارف و حق الیقین	۱
دابۃ الارض سے مراد حضرت علی ہیں۔	〃	۷۱
فرمان نبی فرمان حق ہے۔	〃	۷۲
سب الشیخین یعنی ابوبکر و عمر (معاذ اللہ)	〃	۲۱۵
موجودہ قرآن شیعہ کے مخالف ہے۔	کتاب الروضۃ الکلینی قلمی	۷۶
خطبہ امیر المؤمنین قال قد عملت الولاۃ قبلی اعمالاً الخ خلافت کا ثبوت۔	〃	۳۲
الا ان عثمان و شیعتہ ھم الفائزون	〃	۱۴۸
ارتداد صحابہ کا بیان سوائے تین صحابہ کرام کے (اس سے حضرت علی بھی نہیں بچ سکتے۔	〃	۱۱۸
منافقین شیعہ ہیں۔ اسی طرح ائمہ معصومین نے فرمایا۔	〃	۱۱۱
امام زین العابدین نے یزید کی بیعت کا اقرار کیا۔	〃	۱۱۴
حضور علیہ السلام کے ساتھ غار میں صدیق اکبر تھے۔	〃	۱۲۶
امام جعفر فرماتے ہیں۔ کہ شیعوں کا رافضی اللہ نے نام رکھا ہے۔	〃	۱۹
خود کہتے ہیں۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر تھے۔	〃	۱۶۲
ابوبکر صدیق ہے۔ امام جعفر کا نانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ	کشف الغمہ مترجم اردو	۱۰۵ / ۲۰۵ / ۲۲۲

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
حضرت علی کا عقد نکاح اور شیخین کے تعلقات	"	۱۰۷
امام جعفر اور صدیق کا رشتہ	"	۲۱۱ / ۲۲۰
حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔	"	۱۴۳
نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق جس نے ان کی صداقت نہ مانی اس کا کوئی عمل قبول نہیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں	"	۲۲۰
عمر بن عبدالعزیز نے فدک امام باقر کو واپس کر دیا۔	"	۱۴۷
اصلش پیغمبری است و فرعش امامت است۔ اما پیغمبری پس از محمد است و امامت علی است۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت کا مسئلہ فرعی ہے نہ اصلی۔	حیات القلوب مطبع تہران ج ۲	۵
آدم علیہ السلام نے عرش پر دیکھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ	"	۹
جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔ (معاذ اللہ)	"	۶۱۱
غار میں صدیق اکبر کو ساتھ لے جانے کا حکم ربانی تھا۔	"	۳۴۱
حضور علیہ السلام کی بی بی فاطمہ کو جزع و فزع سے ممانعت کی وصیت۔	"	۶۵۵
ثلثۃ یکذبون علی رسول اللہ ابوھریرۃ وانس الخ	خصائل شیخ صدوق ج ۲	۱۲۶

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
المؤمن اعظم حرمة من كعبة الله الخ	خصائل شیخ	۱۷
شیعوں کا حشر مرسلین و صدیقین وغیرہ کیساتھ اجمعان اللہ وہ ط	حیات القلوب	۱۳۲
حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد خلفاء ثلاثہ ہونگے۔	"	۱۴۷
شیعہ کے جماع کرتے وقت اس کی عورت کے رحم میں فرشتہ نطفہ ڈالتا ہے۔	"	۱۴۸
شیعوں کے گناہ فرشتے مٹاتے رہتے ہیں۔	"	۱۴۹
حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ تمام امت اتباع علی کرے۔ لیکن قبول نہ ہوئی۔		
ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری اور شیعہ کے نزدیک رکن ہے۔	"	۳
مرتبہ امامت نبوت سے بالاتر ہے۔ اور امام کا حقیقی تصور	"	۵
فرق نبی و امام میں کوئی نہیں صرف لفظی فرق (مرزا قادیانی بھی یونہی کہتا ہے۔)	"	۴
امام علی رضا نے فرمایا شیعہ اکثر مرتد اور بے دین ہیں۔ سوائے چند ایک کے۔	مجمع المعارف مرحقیۃ المتقین تہران	۷
حضرت لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔	خلاصۃ المنہج	۱۲۰
لواطت کے فاعل و مفعول کو قتل کیا جائے۔	"	۱۲۱
زنا لواطت قبیح ترین افعال است	" ج ۳	۸۸

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
دختران خود را (تحت آیت) سورۃ احزاب یعنی بناتک	خلاصۃ المنہج ج ۴	۳۱۸
حضرت آدم علیہ السلام کی خاتم پر تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کلمہ شیعہ کا رد)	حیات القلوب تہران ج ۱	۳۱
سبب نبوت یوسف علیہ السلام (معاذ اللہ)	"	۱۸۵
ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فوت ہوئے (بمنزلۃ ہارون والی حدیث کا جواب۔	"	۳۰۰
حضرت آدم علیہ السلام و حوا بی بی فاطمہ و علی پر حسد کرنے کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے۔	"	۵۰
آدم نافرمانی کردہ گمراہ شد	"	۳۴۱
حوا آدم سے پیدا ہوئی۔	"	۳۴
بعد از رسول اصحاب مرتد شدند مگر سہ نفر الخ	" ج ۲	۹۲۶
از حضرت صادق حدیث کردہ اند چوں گریبان علی را گرفتہ برائے بیعت ابوبکر الخ	" ج ۲	۷۰۳
پہلے حضرت علی نے حضور علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھی پھر باقی صحابہ کرام نے دس دس آدمی مل کر نماز پڑھی۔	"	۶۹۷
حضرت خدیجہ کے بطن سے بنات	"	۵۸۸ / ۳۳۳
حضرت علی و سائر ائمہ حضرات انبیاء سے افضل ہیں۔		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کلمہ شیعہ کا رد)	حیات القلوب	۲ / ۳۱۹
اهل تکلم علی اهل بیت گفتند برو و اورا بیار زود کلثوم مادر را بیارد	المنہج ۱	۴۹۳
سلمان اہل بیت سے ہیں۔	اُصول کافی	۲۵۴
ان العلماء هم آل محمد	بصائر	۳
ولد لرسول الله من خديجة القاسم و الطاهر وام كلثوم ورقية و فاطمة وزينب فتزوج على من فاطمة وتزوج ابو العاص بن ربيعة زينبا الخ (چہار بنات کا ثبوت)	قرب الاسناد	۸
یہی حدیث مذکورہ	کتاب خصال ابن بابویہ ج ۲	۳۸
حضرت فاطمہ نے اپنی ہمشیر زینب پر نماز جنازہ پڑھی۔	الاستبصار ج ۱	۳۲۵
اللهم صل على رقية بنت نبيك والعن من اذى نبيك فيها الخ (چہار بنات)	تہذیب الاحکام	۲۸۴

حضور کی چار لڑکیوں کا ثبوت۔ ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۱۴۰ اخبار ماتم ص ۸۵ حیات القلوب ص ۲۳۰ حیات القلوب ص ۴۹ ج ۲

ماتم و نوحے کی ممانعت۔ تفسیر شیعہ و احادیث شیعہ سے۔ فروع کافی ص ۲۲۸ ج ۲ تفسیر قمی ص ۳۳۵ جلاء العیون فارسی ص ۵۸۔ قرب الاسناد ص ۱۶۳۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سب مہاجر و انصار و فرشتے		

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
وغیرہ نے حضور کی نماز جنازہ پڑھی۔	الصافی شرح اصول کافی جزو سوم ج ۲	۱۴۲
ملاں باقر مجلسی نے اسی طرح کہا۔	جلاء العیون	۴۲
قال باقر علیہ السلام من اطعنا فھو منا اھل البیت قال منکم قال منا۔	تفسیر صافی	۲۶۱
عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ ثم لیقضوا تفثھم قال قص الشوارب والاظفار	من لا یحضرہ الفقیہ	۲۰۲
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطولن احدکم شاربہ فان الشیطان یتخذہ مخبا یستتر بہ	فروع کافی ج ۲	۵۳
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفوا الشوارب واعفوا اللحی۔	من یحضرہ الفقیہ	۲۳
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطولن احدکم شاربہ فان الشیطان یتخذہ مخبا یستتر بہ۔	″	۲۳
حضرت امام جعفر صادق کے نزدیک مونچھیں کاٹنے کا فائدہ۔		
عن ابی عبد اللہ الصادق قال تقلیم الاظافیر واخذ الشارب من الجمعۃ الی الجمعۃ امان من الجذام	کتاب الامالی الصدوق	۱۸۳

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
عن ابی کہمش قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام علمنی دعاء استنزل بہ الرزق قال لی خذ من شاربک واظفارک ولکن ذالک فی یوم الجمعة ۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۳۰
وامیر المومنین فرمود کہ در ہر جمعہ شارب گرفتن امان میدہد از خورہ	حلیۃ المتقین	۱۰۲
حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مونچھیں لمبی رکھنے والا امت مصطفیٰ سے نہیں ہے ۔ و در حدیث دیگر فرمود کہ شارب را از تہ بگیرید و ریش را بلند بگزارید و بہ یہودان و گبران خود را شبیہ مگردانید و فرمود کہ از ما نیست ہر کہ شارب خود را نگیرد ۔	"	۶۰
سنت سمجھ کر داڑھی رکھنے والے کے قریب شیطان پھٹک نہیں سکتا ۔	من لا یحضرہ الفقیہ	۲۴
مرد عورت کے درمیان امتیاز داڑھی ہے ۔	خصائل ابن بابویہ ۲۶۰	۹۸
داڑھی منڈانے والے اور مونچھیں بڑھانے والے مسخ کئے گئے	اصول کافی	۲۱۷
امام جعفر صادق نے فرمایا عقل مند اور بے عقل کی پہچان داڑھی ہے ۔	خصائل لابن بابویہ	۵۱

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
مونچھیں بڑھانے اور داڑھی منڈانے والے پر حضرت علی نے لعنت کی۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۱۳۲
عمامہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث سے	فروع کافی ج ۲	۳۹
حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبریل علیہ السلام کا سفید نوری عمامہ۔	فروع کافی ج ۲	۳۹
عمامہ کے متعلق حضرت امام صادق علیہ السلام کا فیصلہ	"	۳۹
شیعہ کتب سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائمین کفار مکہ کے ننگے سروں پر مٹی ڈالی۔	ابن شہر آشوب ج اول	۹۹
شیعہ احادیث سے لباس نبوت و امامت	حلیۃ المتقین	۵
سفید لباس مصطفےٰ علیہ السلام کے نزدیک اچھا ہے۔	فروع کافی ج ۲	۳۲
حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ لباس کی مذمت کی۔	عیون الاخبار ص ۲۳۷ ۔ حلیۃ المتقین ص ۹ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۵۱ تحفۃ العوام جلد دوئم ص ۹۱	
احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں۔	من لا یحضرہ الفقیہ	۱۸۱
سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب۔ حلیۃ المتقین ص ۵-۹ تحفۃ العوام ج ۲ ص ۲۹ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۵۱	کتاب العلل و الشرائع ج ۲	۱۲۲
شیعہ کتب سے قیامت کے سیاہ جھنڈے والوں کا حال	حیات القلوب	۳۱۵

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس کی اولاد سے امامت جاتی رہی۔	کتاب العلل	۱۲۳
علی کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے۔ تفسیر صافی ص۹۰۵ تفسیر مجمع البیان ج۲ ص۳۷۷ و ج۲ ص۳۸۹ تفسیر المنہج ص۸۳، و	تفسیر جوامع الجامع قرآن ترجمہ مقبول	۴۹۵ ۱۱۴۰ ۱۱۴۸
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ کمبل کے متعلق شیعہ حدیث سے۔	فروع کافی ج۲	۴۴
شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر خضرمی تھی۔ ابن شہر آشوب ج۲ ص۹۹	حیات القلوب ج۲	۳۷۸
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہما کے متعلق۔	ابن شہر آشوب ج ۲	۱۴
شیعہ حدیث سے مقام حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رض	من لا یحضرہ الفقیہ ج۳	۵۰
آیت کے معنے شیعہ تفاسیر سے۔	مجمع البیان ج ۷	۱۳۱
دخول جنت کے وقت بھی بیویاں اولاد سے پہلے داخل ہوں گی۔	״ ج ۳	۱۳
رب کریم نے دعا میں بھی بیوی کو اولاد پر مقدم رکھا۔	الفرقان ج ۸	۱۹
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقدم ہونا شیعہ کتب حدیث سے۔	قرب الاسناد	۱۸۵
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رض مجمع صفات خصوصیتہ ہیں۔	الاحزاب ج ۵	۲۲

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیا کے مومنین سے بہتر ہیں۔	الاحزاب ج ۵	۲۲
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہما کے خلاف کہنے والا گناہ کبیرہ کا مجرم ہے۔	الاحزاب جلد ۷	۲۲
اس آیت کریمہ کی مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما شیعہ تفسیر سے۔	مجمع البیان ج ۴	۱۳۵
اہلبیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر سے:	القصص ج ۱	۲۵
هل ادلکم علی اهل بیت:	تفسیر المنہج	۲۷۶ / ۳۹۲
شیعہ تاریخ سے اہل اور آل کی تحقیق	کشف الغمہ ص ۴ - در نجفیہ	۱۵
اہل بیت شیعہ احادیث سے	بصائر الدرجات ج ۱ ص ۵ - اصول کافی	۲۵۷
اہل کا اطلاق بیوی پر	کتاب العلل والشرائع ج ۱ ص ۲۳ من لا یحضرہ الفقیہ	۱۶۱
تحقیق اہلبیت ترجمہ القرآن محشی شیعہ سے ماریہ قبطیہ کو مصطفیٰ علیہ السلام نے اہلبیت فرمایا۔	حاشیہ ترجمہ مقبول	۲۹۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فیصلہ	اصول ج ۱	۳۲
تحقیق آل شیعہ احادیث سے (نبات کی تحقیق)	کتاب الامالی ، البصائر الدرجات ص ۳	۲ / ۲۹۱
بنت کی تشریح شیعہ کتب سے۔	تفسیر مجمع البیان مؤلفہ علامہ طبرسی	۲۸
سوتیلی لڑکیوں کی اصلاح شیعہ تفسیروں سے۔	تفسیر مجمع البیان ص ۳۲ تفسیر [illegible] ج ۱	۲ / ۲۲۵

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
شیعہ احادیث سے حقیقی اربعہ نبات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ کی حقیقی نبات اربعہ کے متعلق۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۳۷
حدیث امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کا فرمان ہے۔	اصول کافی مع الصافی شرح	۲۹ / ۱۱۷
حضرت امام جعفر صادق و امام محمد باقر علیہ السلام کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق۔	قرب الاسناد ولابی العباس بن جعفر الحمیری	۸
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ نبات حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق۔	خصائل لابن بابویہ ج ۲	۳۷
نوحہ کی ممانعت اللہ قرآن کریم کی تفسیر شیعہ احادیث سے	تفسیر مجمع البیان ج ۹	۲۷۴
ماتم کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآنی۔	فروع کافی ج ۲	۲۲۸
قرآن کریم کی آیت ممانعت ماتم کا ترجمہ امیر المومنین علیہ السلام حضرت امام باقر کی زبانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اپنی صاحبزادی فاطمہ کو، کہ مجھ پر ماتم نہ کرنا۔	کتاب العلل و الشرائع ج ۲ جلاء العیون	۱۱۰ ۵۸
جو شخص ماتم کرتا ہے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے	حلیۃ المتقین کتاب الامالی الصدوق صد ۲۵۲ اصول کافی ۱۲۲ جلاء العیون حلیۃ المتقین صد ۷۶۔ قرب الاسناد صد ۱۶۳ حلیۃ المتقین صد ۱۸۹ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲	۸۸ ۶۹ ۳۵۷

حوالہ جات	نام کتاب	صفحہ
عورتوں کو ماتم میں بھیجنے کے متعلق مصطفیٰ صلے اللہ علیہ کا فرمان	خصائل لابن بابویہ	۹۲

نوٹ:۔ ان حوالہ جات کی اصل عبارات علامہ اویسی صاحب مدظلہ کی شرح آئینہ شیعہ نما موسوم بہ چشمہ نہر اور افتراء میں پڑھیئے۔

لطیفہ شیعہ برادری نے یوں بہادری دکھائی کہ بجائے علامہ اویسی صاحب مدظلہ کے علمی دلائل کے جوابات لکھتے یا اپنے گندے عقائد و مسائل کی صفائی پیش کرتے علامہ اویسی صاحب پر متعدد مقدمات (لاہور، ڈیرہ غازیخان۔ بہاولپور میں) دائر کر دیئے اس سے الٹا ثابت کر دیا کہ شیعہ اہلسنت سے اتنا مرعوب ہے کہ اس کی اپنی علمی طاقت جواب دے گئی ہے، اب وہابیوں دیوبندیوں کی طرح پکار اٹھے یا پولیس، حالانکہ ایسا کرنا بھی گناہ ہے کیونکہ ان کے ائمہ نے حد سے زیادہ مذہب چھپانے اور اس کے عقائد و مسائل کو مخفی رکھنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ فرمایا، عن سلیمان بن خالد قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ عزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ (اصول کافی ج۲ ص۲۲۲ مطبوعہ لکھنؤ) یعنی حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلیمان تم ایسے دین (شیعہ) پر ہو کہ جو اسے چھپائیگا تو اسے اللہ تعالےٰ عزت دے گا اور جو اسے پھیلائیگا اسے اللہ تعالےٰ ذلیل کرے گا۔

اویسی کا مشورہ:۔ اویسی کا شیعوں کو مشورہ ہے کہ وہ چادر تان کر آرام سے سو جائیں کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ نہ کریں ورنہ ذلیل وخوار نہ ہوں۔

روانگی سندھ کا پہلا دن

۴ ربیع الاول جمعہ پڑھا کر مجھے فرمایا سامان مکمل کر لو صبح کراچی ایکسپریس
پر روانگی ہو گی۔ میں عشاء کی نماز پڑھا کر کتب خانہ اویسیہ میں حاضر ہو گیا۔
صبح تین بجے اٹھ کر روانگی کے لیے رکشہ منگوایا۔ اسٹیشن پر پہنچے۔ پونے
پانچ بجے بہاول پور سے گاڑی روانہ ہو کر شام کو سوا چار بجے شہداد پور
(سندھ) پہنچی۔ حضرت مولانا مفتی محمد رحیم صاحب مع تلامذہ منتظر تھے۔
وہ ہمیں حضرت الحاج فقیر عبد الحکیم صاحب کے مکان پر لے گئے۔ پانی
وغیرہ پی کر جیپ پر مدرسہ صبغۃ الفیوض پہنچے۔ رات وہاں گذری صبح جیپ
پر ہمیں شہداد پور پہنچایا گیا۔ وہاں بذریعہ ویگن بہ رفاقت مولانا عبد الرزاق
شام کو دو بجے ہم اپنی منزل مقصود ٹنڈو تک پہنچ گئے۔ حضرت پیر الحاج مولانا
محمد ابراہیم صاحب نے تقریر کا اہتمام کرایا تھا۔ انہوں نے فرمایا رات
کو بعد نماز عشاء جلسہ ہو گا۔ چنانچہ ہم کھانا کھا کر ۔ ظہر کی نماز
پڑھ کر سو گئے۔ عصر کی نماز کے وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت پیر صاحب
نے فرمایا۔ جو کتابیں جلسہ گاہ میں بھیجنی ہیں۔ گاڑی تیار کھڑی ہے بھجوا دیجئے
میں نے حوالہ جات کی کتابیں بھجوا دیں۔ اور خود بعد نماز عشاء جلسہ گاہ کی
طرف روانہ ہو گئے۔ نو بجے جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن
کے بعد دو نعتیں پڑھی گئیں۔ پھر حضرت علامہ اویسی صاحب کا بیان شروع

ہوا۔ جب تقریر کا آغاز ہوا۔ اِس وقت دس بج چکے تھے۔ علامہ اویسی صاحب نے اڑھائی گھنٹے تقریر فرمائی۔ جس کا متن درج ذیل ہے۔

خطبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الملك القدیم الذی اظھر دینہ القویہ علی الادیان التی احدثھا الشیطان الرجیم افضل الصلوات واکمل التسلیمات علی حبیبہ الرؤف الرحیم الذی کسر راس کل شقی ولئیم وعلی آلہ واصحابہ الذین ارضوا اللہ مولٰھم الکریم ورضی عنھم وادخلھم فی جنات النعیم

اما بعد!

یہ وہ مسائل ہیں۔ جو شیعہ کی معتبر کتابوں میں درج ہیں۔ جن کتابوں کا نام لکھا گیا ہے۔ وہ خاص انہی کی ہیں۔ اگرچہ اور بھی بہت سے خرافات اِن میں موجود ہیں۔ مگر بخوف طوالت تھوڑے عقائد ومسائل پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اگر اِن مسائل مسطورہ مندرجہ ذیل میں سے ایک مسئلہ بھی غلط نکلے اور اِن کی کتابوں سے نہ ملے تو ہم دس روپیہ فی مسئلہ دینے کو تیار ہیں۔ بصورت دیگر علاوہ شرمندگی کے تائب ہونا پڑے گا۔ ہم نے صرف مشتے نمونہ از خروارے چند عقائد ومسائل کا استنباط کر کے کافۂ انام کے پیش کر دیا ہے۔

عقیدہ دربار خدا تعالیٰ

اِنَّ مُحَمَّدً اَرَاَی رَبَّہٗ فِی حَیئَتِہٖ الشَّابِّ الْمُوْفِقِ فِی سِنِّ اَبْنَاءِ ثَلٰثِیْنَ سَنَۃً اَنَّہٗ اَجْوَفٌ اِلَی السُّرَّۃِ وَالْبَاقِیْ صَمَدٌ الخ (اصول کافی ج۱ ص۴۹)

محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خدا کی زیارت کی۔ وہ کل تیس سالہ تھا۔ (اور اوپر سے پولا اور نیچے سے ٹھوس)

دوستو! غور کرو۔ جس خدا کا اپنا نصف حصہ پولا۔ وہ اپنی شیعہ مخلوق کے دلوں کو کیونکر ایمان سے بھر سکتا ہے۔ ع اور خویشتن گم است کرا رہبری کنہ۔ عجب خدا ہے۔ کہ جس کی مخلوق میں ایک نبی نوح علیہ السلام بھی تھے۔ جن کی ہزار سال سے بھی زائد عمر تھی۔ مگر خالق صاحب کی عمر تیس سال سے تجاوز نہ کر سکی۔ گویا خالق چھوٹا اور مخلوق بڑی۔

جبریل علیہ السلام بھول گیا

یا خدا تعالیٰ کی غلطی سے (معاذ اللہ)

شیعوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

خدا جبریل را بعلی بن طالب فرستاد او اور غلط کردہ بہ محمد رفتہ از آنکہ محمد بہ علی مانند بود مثل غراب کہ بغراب شبیہ است

اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حضرت علی کے پاس بھیجا۔ لیکن وہ غلطی کر کے حضرت محمد کے ہاں چلے گئے اس لئے

(تذکرۃ الائمہ لملا باقر مجلسی صہ ۷۸) استغفر اللہ العلی العظیم (

کہ حضرت علی اور محمدؐ ہم شکل تھے جیسے کہ ایک کو دوسرے کا کتے کے ہم شکل ہوتا ہے۔

عجیب نظریہ ہے۔ کہ اگر جبرئیل علیہ السلام غلطی کھا کر نبوت کا پیغام غلط دے بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کیوں خاموشی اختیار کیے رہے۔ کیا شیعہ مذہب کا خدا تعالیٰ غلط کار تو نہیں۔ پھر حضرت علی اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کتے کی تشبیہ سے مذہب شیعہ کا بیڑا غرق ہوا یا نہ۔

خدا نسیان کا مارا

امام باقر فرماتے ہیں۔

ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد کان وقت ھذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسینؑ اشتد غضب اللہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین و مائۃ

اللہ تعالیٰ نے ظہور امام مہدی کا وقت ۷۰ھ میں پہلے سے مقرر فرمایا لیکن جب امام حسینؑ شہید ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا غصہ زمین والوں پر بڑھ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ظہور مہدی کے وقت کو ٹال دیا اور ۱۴۰ھ مقرر کر دیا۔

(اصول کافی صہ ۲۳۲)

پروگرام میں پھر تبدیلی۔

امام باقر نے فرمایا کہ اللہ نے ظہور مہدی کے لیے ۱۴۰ھ مقرر کر دیا تھا

لیکن تم لوگوں (شیعوں) نے اس راز کا پردہ چاک کر دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے

ولم یجعل اللہ بعد ذالک وقتا عندنا

(اصول کافی ص۲۳۲) ولا سبحان اللہ

سنہ ۱۴۰ھ میں بھی ظہور امام مہدی کو ملتوی کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کوئی وقت ہمارے لیے مقرر نہیں کیا۔

فائدہ شیعوں کا خدا بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ کہ پہلے اس نے ظہور مہدی کے لیئے سنہ ۷۰ھ مقرر کیا۔ مگر امام حسین ؑ کے شہید ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رائے بدل دی۔ پھر ظہور مہدی کے لیئے سنہ ۱۴۰ھ میں امام مہدی ظاہر ہونا تھا گئے۔ مگر شیعوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ راز فاش کر دیا۔ اور سب کو بتایا کہ سنہ ۱۴۰ھ میں امام مہدی ظاہر ہونگے تو شیعوں کی اس حرکت پر اللہ کو پھر غصہ آگیا۔ اور اس نے تیسری بار اپنی رائے کو بدل دیا۔ اور اب ظہور مہدی کیلئے کوئی وقت مقرر نہ فرمایا۔

فائدہ کیا اس عبارت میں خداوند تعالیٰ کو وعدہ خلاف تو نہیں بنایا گیا۔ شیعوں کو یقین ہونا چاہیے کہ اس میں امام نے اللہ تعالیٰ کے لیئے بدا کا اقرار کر لیا ہے یعنی خدا نسیان مارا ہے۔ اور اسے اپنا انجام بھی معلوم نہیں (معاذ اللہ)

حضرت علی خدا ہے

شیعہ کا ایک فرقہ ایسا ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا مانتا ہے چنانچہ

ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الائمہ" مطبوعہ ایران میں لکھا ہے۔

انہارا کہ خدا دانستند اور امفوضہ میگویند کہ اللہ تعالیٰ واگذاشت کارہا علی مثل قسمت کردن ارزاق خلائق وحاضر شدن در نزد تولد وغیرآں امور دیگر آنچہ می خواہد میکند وایجاد میکند وخدا را دراں مدخلے نیست وچوں آنحضرت را شہید کردند گفتند او نمردہ است بلکہ زندہ است ودر ابر ست ورعد آواز اوست وبرق تازیانہ او بزید خواہد آمد کہ دشمناں را بکشد گویند ابن ملجم ایں را نہ کشت بلکہ شیطان خود را بصورت علی گردید و کشتہ شد۔

ایک وہ ہے جو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں اس فرقہ کا نام شیعہ مفوضہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جملہ امور حضرت علی کو سپرد کر دیئے ہیں جیسے تمام مخلوق کی روزی کی تقسیم و اولاد کی پیدائش کے وقت حاضر ہونا۔ وغیرہ وغیرہ حضرت علی جیسے چاہتے ہیں ویسے ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا دخل نہیں۔ حضرت علی ہی ہر شے ایجاد کرتے ہیں۔ اور جب حضرت علی شہید ہوئے۔ تو یہی لوگ کہتے ہیں وہ مرے نہیں، بلکہ تا حال زندہ ہیں۔ بادل کی آواز حضرت علی کی آواز ہے۔ اور یہ بجلی کی چمک انہی کے چابک کی چمک ہے، وہ بادل سے اتر کر کسی وقت زمین پہ تشریف لاکر اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ابن ملجم نے حضرت علی کو نہیں مارا تھا، بلکہ حضرت کی شکل میں بن کر آیا تھا۔ ابن ملجم نے اسی شیطان کو حضرت علی سمجھ کر مار دیا تھا۔

ف :۔ شیعوں کو سوچ سمجھ کر اپنے مذہب میں رہنا چاہیے۔

عقیدہ دربارہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم واہلبیت کرام کے متعلق

شیعہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم علیہ السلام کو بلا جنازہ دفن کر دیا۔ (فروغ کافی ج ا صہ ۱۱۲ مطبع نولکشور)

ف :۔ کیا خبث بھرا عقیدہ ہے۔ بے شک قاتلان حسین ان جیسے ہی غدار لوگ تھے۔

شیعہ کا عقیدہ ہے۔ کہ متعہ کا اجرا خود رسول اللہ سے ہوا۔ (استبصار مطبع جعفری لکھنؤ)

ف :۔ اس سے معلوم ہوا کہ زنا سنت نبوی ہے۔ (معاذ اللہ۔ استغفر اللہ)

حضرت فاطمہ الزہرہ نے حضرت علی کو کہا کہ تو مانند اس شیر خوار بچے کے ہے۔ جو ماں کے پیٹ رحم میں کے پردہ میں بیٹھا ہے۔ اور مثل ذلیل نامراد کے گھر میں مغرور ہے۔ (حق الیقین صہ ۲۵۴ ہندوستان اسٹیم پریس لاہور)

ف :۔ استغفر اللہ ایسے مضمون ترک ادب نسبت شیر خدا اور سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لکھنے شیعوں کا ہی کام ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب

دختر نبی حضرت فاطمہ الزہرہ حضرت عمر کے گریبان کو چمٹ گئیں اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔ (اصول کافی صہ ۲۹۱ مطبع نولکشور)

ف :۔ کیا کوئی ایک شیعہ بھی شیعان پاک میں سے ایسے الفاظ اپنی لڑکی

کرنے کو تیار ہے ؟ ۔۔۔۔۔ بی بی پر ایسی اتہام طرازی تم کو ہی مبارک ہو ۔

اصحابِ ثلاثہ اور اہلبیت رضی اللہ عنہ

— حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا ۔ (اصول الکافی صہ۱۹۱ مطبع نولکشوری)

ف :- بقول شیعہ اگر فرضاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ مومن نہ تھے ۔ تو کیوں حضرت علی نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا ۔ کبھی کوئی مسلمان بھی اپنے کا نام کسی کافر کے نام پر رکھتا ہے ۔ ؟ (مثلاً فرعون) ہامان ۔ شداد وغیرہ وغیرہ

— حضرت علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم (فاطمہ الزہرہ کی حقیقی بیٹی اور امام حسنؓ اور امام حسینؑ کی حقیقی ہمشیرہ) کا نکاح بتولیت خود حضرت عمر قریشی خلیفہ رسول سے کر دیا ۔

(فروع کافی جلد دوئم صہ۱۴۱ مطبع نولکشوری)

ف :- کبھی کسی مسلمان نے اگرچہ ادنیٰ و کمزور اور بے عزت کیوں نہ ہو اپنی دختر کسی ہندو یا کافر کو نہیں دی ۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے نزدیک بھی صاحب ایمان تھے ۔ وگرنہ بقول شیعہ شنیعہ علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ عمر کو کبھی لڑکی نہ دیتے ۔ حضرت علی کی آٹھویں پشت میں جو دادا کعب ہے ۔ وہ حضرت عمر کا نواں دادا ہے ۔ اس حساب سے حضرت عمر علی کے خالص رشتہ دار بنتے ہیں ۔

— حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا ۔

اصول کافی صہ۲۲۵ مطبع نولکشور)

ف :- ہو گیا کسی مسلمان نے اپنے بیٹے کا نام شداد یا نمرود بھی رکھا ہے ۔ ؟ ثابت

یہ ہوا کہ حضرت عمر کامل ایمان والے تھے۔ اسی لیئے تو حضرت علی اور امام زین العابدین نے نیک فالی سمجھ کر یہ نام رکھے

—— کل اصحاب یعنی دونوں قسم مہاجرین اور انصار اور ملائکہ نے بھی جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا۔ بہت جماعتیں باری باری آئیں اور جنازہ پڑھتیں۔
(اصول کافی صہ ۲۸ مطبع نولکشور)

ف :- جاہل شیعہ کس منہ سے کہتے ہیں۔ اپنی کتابوں کو بھی نہیں دیکھتے اور عمداً البطلان حق کرتے ہوئے اصحاب ثلاثہ کا جنازہ رسول میں شریک نہ ہونا بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ حضرات مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔؟

—— شیعہ کے نزدیک اسلام نے عورتوں کو زمین کا وارث قرار نہیں دیا۔ (استبصار جز ۳ صہ ۲۷۳)

ف :- بتاؤ شیعہ کس منہ سے کہتے ہیں۔ کہ بی بی فاطمہ نے فدک طلب کیا تھا۔ کیا مائی صاحبہ شریعت شیعہ سے ناواقف تھیں۔ اس مسئلہ کی رو سے ثابت ہو گیا۔ کہ باغ فدک کا جھگڑا شیعوں نے بغض وحسد کی بنا سے بنا رکھا ہے۔

—— حضرت علی نے کل شہروں میں ایک پروانہ گشتی تمام معززین کے نام اپنے اور امیر معاویہ کے متعلق ارسال فرمایا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

• ہماری اس ملاقات لڑائی کی ابتدا ہو اہل شام کے ساتھ واقع ہوئی کیا تھی۔؟ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے۔ رسول ایک ہے دعوت اسلام ایک ہے۔ جیسے کہ وہ اسلام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ ویسے

ہی ہم بھی۔ ہم خدا پر ایمان لانے اور اِس کے رسول ؐ کی تصدیق کرنے میں اِن پر کبھی فضیلت کے خواہاں نہیں۔ نہ وُہ ہم پر فضل و زیادتی کے طلب گار ہیں۔ ہماری حالت بالکل یکساں ہیں۔ مگر وہ ابتدا یہ ہوئی کہ خونِ عثمان میں فرق ہو گیا۔ حالانکہ ہم اِس سے بری تھے۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ اردو نہج البلاغت صہ ۳۰۰ مطبع اثنا عشری دہلی)

ف :- نتیجہ یہ ہوا کہ جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ کہ میرا ایمان اور اہلِ شام (یہاں مراد امیر معاویہ سے ہے) کا ایمان ایک ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جو امیر معاویہ کو ایمان والا نہیں کہتے وہ علی کو ایمان والا نہیں سمجھتے۔ کیوں کہ جو ایمان معاویہ ہے۔ وہی ایمان علی ؓ ہے۔ جنگ صفین کا واقعہ فریقین کی اجتہادی جنگ کا نتیجہ تھا۔ اب ہم فیصلہ قارئین کرام اور ناظرین عظام کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔ کہ آیا انہیں علی مرتضیٰ کے قول مبارک کو درست تسلیم کرنا چاہیے۔ یا ان ناخلف شیعانِ پاک کی حرزہ سرائی کو؟ اے شیعانِ پاک! اپنی آنکھوں سے ضد اور ہٹ دھرمی کی پٹی اتار کر ایسے لغو اور واہیات عقائد سے توبہ کرو۔ مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے۔

تبرّا کا بیان

تمام اصحاب بجز دو تین چار آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے تھے۔

نعوذ باللہ من ھفوات العظیم۔ (فروع کافی صہ ۱۱۵ ج ۳ مطبع نولکشور)

ف :- مقداد بن اسود۔ ابوذر غفاری، سلمان فارسی یہی تینوں حضرات مسلمان باقی کوئی مسلمان نہ تھا۔ بقول شیعہ علی المرتضیٰ بھی مسلمان نہ تھے معاذاللہ

—— حضرت اول سے مسلمان نہ تھے۔ حالت کفر کو چھوڑ کر ایک دن مسلمان ہو گئے۔ (اصول کافی ۱۵۳ مطبع نولکشور)

ف :- اب شیعہ یہ تو کہہ سکیں گے۔ کہ اصحاب ثلاثہ اول کافر تھے بعد میں مسلمان ہوئے اور علی اول سے مسلمان تھے۔

—— شیعہ مذہب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بوقت ضرورت گالیاں دے لیں تو جائز ہے۔ (اصول کافی ص ۴۸۴ مطبع نولکشور)

ف :- کیا اس وقت منافق خارجی شیعہ کے منہ کو آگ نہ لگے گی۔ یہ ہیں محبان علی ظاہر میں محبت اور باطن میں عداوت۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

—— بشیر نے امام جعفر صادق سے مسئلہ پوچھا۔ خلیفہ غاصب کی اطاعت حلال یا حرام آپ نے فرمایا۔ کہ اس طرح حرام ہے۔ جیسے خنزیر یا مردار میت کا کھانا۔ (فروع کافی جلد اول ص ۲۲۳ مطبع نولکشور)

ف :- اس سے صاف معلوم ہو گیا۔ کہ اصحاب ثلاثہ خلفائے برحق تھے۔ جبھی تو حضرت علی ان کی اطاعت کرتے رہے۔ دگرنہ بقول شیعہ حضرت علی خنزیر اور مردار کھاتے رہے۔ (نعوذ باللہ)

شیعہ اور قرآن

مصحف فاطمہ اِس موجودہ قرآن سے دو چند زیادہ ہے۔ اور قسم خدا تمہارے اِس قرآن کا ایک حرف بھی اِس میں نہیں ہے۔ (اصول کافی صفحہ ۱۴۶ مطبع نولکشور)

ف ؛ اِس قرآن کا ایک حرف بھی اِس میں نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ شیعوں کا قرآن حروف پ۔ ٹ۔ ڈ۔ ڑ۔ گ۔ چ سے مرکب ہو گا۔

—— موجودہ قرآن مجید ناقص ہے۔ اور قابل حجت نہیں بطور نمونہ اصول کافی کے چند صفحات کے حوالہ جات لکھے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۶۔

ف ؛ اُمت شیعہ سے ہماری دلی ہمدردی ہے۔ کیونکہ اِن کی حالت واقعی قابل رحم ہے۔ جن کے پاس آج تک اپنی الہامی کتاب بھی نہ پہنچ سکی کیا یہ بھی ان پر ایک غضب الٰہی نہیں کس قدر ڈھٹائی ہے۔ کہ ہمارے قرآن شریف کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور اپنے ہاں کا قرآن بھی پیش نہیں کر سکتے

آپ آتے بھی نہیں ہمیں بلاتے بھی نہیں
باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہیں

—— علاوہ موجودہ قرآن کے شیعوں کا ایک اور قرآن ہے۔ جس پر ان کا پورا پورا ایمان ہے۔ اِس کی مندرجہ ذیل تین علامتیں ہیں۔ پہلی علامت یہ ہے۔ کہ موجودہ

قرآن سے تین حصے بڑا ہے (گویا نوّے پارے ہے) بی بی فاطمۃ الزہراء پر نازل ہوتا تھا۔ اور علی اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ دُوسری علامت یہ ہے کہ لمبائی اِس کی ستّر گز اور موٹائی اِس کی اونٹ کی ران کے برابر ہے۔ تیسری علامت یہ ہے کہ آیات اِس کی سترہ ہزار ہیں۔

ف :۔ شیعوں کی بیان کردہ تین علامتوں میں سے موجودہ قرآن میں ایک بھی نہیں۔ لہٰذا موجودہ قرآن پر ان کا ایمان نہیں ہے۔ اِس لیئے وہ اِس پر عمل نہیں کر سکتے۔ نیز بقول شیعہ اصل قرآن (بیان کردہ تین علامتوں والا) غار میں گم ہے۔ اِس کے یہ معنے ہوئے کہ شیعان علی دونوں قرآنوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرنے سے معذور ہیں۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ اب شیعان پاک غور کر رہے ہیں۔ کہ آیا گورو گرنتھ صاحب پر عمل درآمد شروع کر دیں یا کوک شاستر پر۔ افسوس صد افسوس!! ہزار افسوس!!! دھوبی کے کتے گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ مذبذبین بین ذالک لاالیٰ ھٰؤلاء ولاالیٰ ھٰؤلاء۔

— اگر شیعہ اپنی عورت سے سوموار کی رات کو جماع کرے تو اس سے فرزند حافظ قرآن پیدا ہوگا۔ (تحفۃ العلوم ۲۸۰ مطبع نولکشور)

ف :۔ یقیناً اصحاب ثلاثہ کی بد دعا کا اثر ہے۔ کہ ہر سوموار کی رات کو شیطان بد عقیدہ کی قوت مردمی سلب ہو جاتی ہے۔ اِسی لیئے آج تک بے چارے ایک حافظ قرآن بھی پیدا نہ کروا سکے۔

مسائل شیعہ

مسئلہ اگر شیعہ نماز میں ہو۔ اور مذی۔ ودی، بہہ کر ایڑیاں تک چلی جائے تو نہ وضو ٹوٹے گا۔ اور نہ ہی نماز فاسد ہوگی۔ مذی تھوک کے برابر ہے۔

(فروع کافی صلا ج ۱ مطبع نولکشور)

ف ؛ گویا شیعوں کے نزدیک مذی، ودی، مثل تھوک کے ہے۔ جس طرح تھوک سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح مذی، ودی کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ہم پوچھتے ہیں کیا کوئی شیعہ یہ سننا گوارا کرے گا۔ کہ جو چیز اس کے ذکر میں ہے۔ وہی منہ میں موجود ہے۔

مسئلہ ؛ اگر پانی نہ ملے تو استنجا تھوک سے کر لینا چاہیے۔ بشرطیکہ تھوک اپنی ہو۔

(فروع کافی ج ۱ صلا مطبع نولکشور)

ف ؛ اس میں کیا شک ہے۔ کہ مرد شیعہ کے لیئے یہ مسئلہ کم خرچ بالا نشین ہے۔ مگر شیعہ عورت کے لیئے سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔ ایسا کرنے سے کیا زیادہ نجاست اور گرد و غبار پلیدی کی نہ ہوگی۔؟

مسئلہ ؛ جب تک دبر شیعہ سے ریح گونج کر اور آواز دے کر نہ نکلے یا بدبو دماغ کو محسوس نہ ہو۔ معمولی پھوسی سے شیعہ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فروع کافی صہ ۱۹ مطبع نولکشوری)

ف ؛ سبحان اللہ! کیوں نہ ہو۔ شیعہ کا وضو ہندستانی ہے چھوٹی سی ریح

سے تو وضو ٹوٹ نہیں سکے گا۔ مگر بہرے شیعہ کے لیے جرمنی توپ ہی آواز پہنچا سکے گی۔ یا پھر دبر شیعہ ہی کو یہ قدرت حاصل ہے۔ مسلمانوں کو خدا اس شر سے محفوظ رکھے۔

مسئلہ :- اگر نماز میں ذکر سے کھیلے تو نماز شیعہ نہیں ٹوٹتی۔

(استبصار جز اول ص۲۰۵ مطبع جعفری)

ف :- اچھی بات یہ ہے۔ کہ ایسی تماشہ بازی اور گتکا بازی مسجد میں نہ ہو پھر طرفہ غضب یہ کہ بحالت نماز۔ نماز تو انسان کو خشوع وخضوع سے ادا کرنی چاہیے۔ نہ کہ ایسی نفس پرستیوں سے یاد کی جائے۔ ایسی کھیلیں کھیلنے کے لیے شیعان پاک کوئی اور ٹائم مقرر نہیں کر سکتے ؟

— کتا کنویں میں گر کر مر جائے۔ اگر پھٹا نہیں اور پانی میں بو بھی نہیں ہوئی تو پانچ بو کے پانی نکالنا چاہیئے۔ (فروع کافی ج ا ص۱۳ مطبع نولکشور)

ف :- شاید غسل کر کے گرا ہو گا۔ پانی نکالنے کی کیا ضرورت ہے ہمارا ان کتا پرور شیعوں کو تو دور سے ہی سلام ہے۔

— خنزیر کے بالوں کی رسی سے جو پانی کنویں سے نکالا جائے۔ پاک ہے۔ اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ (فروع کافی ج ا ص۱۴ مطبع نولکشوری)

ف :- اس مسئلہ نے شیعان پاک کی پلیدی کو نمایاں طور پر ظاہر کر دیا۔ ہائے افسوس ایسے ایسے مسائل شیعوں کے نزدیک جزو اسلام ہیں۔ سچ ہے یہی ہیں۔ بدنام کنندہ نیکو نامے چند۔

— خنزیر کے چمڑے کا جو ڈول کا بنا ہوا ہو۔ اس سے جو پانی نکالا جائے پاک

ہے۔ (منسے لا یحضرہ الفقیہہ صہ مطبع تہران)

ف :- اتقاء اور پرہیزگاری کی حد ہو گئی۔ الٰہی! شیعوں کے دلوں سے گندگی دور فرما تاکہ وہ ایسے خبیث مسائل سے توبہ کریں۔ اور توبہ بھی سچی۔

— نماز ایک جس شخص نے ترک کی۔ تو خون اس نے اپنا کیا بے چھری۔ اگر دو نمازوں کا تارک ہوا۔ تو گویا کہ خون ایک نبی کا کیا۔ ہوئی تین وقتوں سے جس کی قضا۔ تو کعبے کو اس نے ڈھا دیا۔ چار وقتوں کا گر تارک ہے۔ تو ایسا ہے جیسے کہ اس شخص نے زنا اپنی مادر سے ہفتاد بار کیا عین کعبے میں۔

(تحفۃ العلوم صہ ۲۱ مطبع نولکشور)

ف :- حساب لگاؤ کتنے شیعہ روزانہ اپنا بے چھری خون کرتے ہیں؟ تم ہی ایمان سے کہو کتنے نبی تمہارے ہاتھوں قتل ہوئے ہوں گے۔؟ ڈھ ٹوٹا اگرچہ کعبہ تو کچھ غم نہیں امیر۔ عام مشاہدہ کی رو سے تقریباً ۹۹ فیصدی شیعہ حضرات اپنی ماؤں کی آبروریزی کرتے ہیں۔ شرم! شرم!! اے فرزندانِ ارجمند شرم!

— جو تارکِ نماز ہے وہ کافر ہے۔ (اصول کافی صہ ۵۱۳ مطبع نولکشور)

ف :- ملنگاں شیعہ و بھنگیان رافضیہ جو آجکل پیشوایانِ شیعہ بنے بیٹھے ہیں بجائے نماز کے علی علی پکارتے ہیں۔ کافر مطلق ہوئے ان کے چیلے چپانٹوں کی کیا پوچھ؟ گور جنہاں دے پٹنے چیلے جان شڑپ۔

— شیعوں کو حکم ہے۔ کہ جب جنازہ سنی میں شامل ہوں تو یہ دعا مانگیں۔ اے اللہ پُر کر اس کی قبر کو آگ سے اور جلدی لے جا اس کو آگ میں یہ متولی بنا تھا دشمنوں کو یعنی ابوبکر و عمر و عثمان کو۔ (فروع کافی ج ۱ صہ ۱۰ مطبع نولکشور)

ف :- اسی لئے حضرت غوث الاعظم نے کتاب غنیۃ الطالبین میں فتویٰ لکھا ہے۔ کہ شیعہ کو نماز جنازہ میں نہ آنے دو۔ کہ بجائے رحمت کے قہر مانگیں گے۔ یہ لوگ دلی دشمن ہیں۔ ان سے علیک سلیک میل جول۔ کھانا پینا ترک کر دینا چاہیے۔

— آج کل جو آذان یعنی بانگ شیعہ لوگوں نے ایجاد کی ہوئی ہے۔ (جیسے رابعہ پارہ کہدیں تو مباح لغہ نہ ہوگا۔) جس میں شہادتین کے علاوہ شہادت ولایت علی بڑھاتے ہیں۔ اسی پر شیعہ مصنف کا فتویٰ لعنت ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ صہ ۹۳ مطبع تہران)

ف :- اصحاب ثلاثہ کی بد دعا ایسی ایسی پیچیدہ مشکلیں پیدا کر دیتی ہے جیسے اب شیعہ حضرات سختی کے منہ میں آگئے ہیں۔ اگر بانگ مروجہ چھوڑ دیں، تو شیعہ نہیں رہتے اور اگر بانگ مروجہ دیں۔ تو فتویٰ لعنت کا شرک مارتی ہے۔ خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ھو الخسران المبین۔

— شیعہ مذہب میں ہے کہ جزع فزع کرے۔ (یعنی چیخنے یا اپنے بال کھینچے یا منہ پر ہاتھ مارے یا سینہ یا ران پر ہاتھ مارے) تمام نیک عمال برباد ہو جاتے ہیں۔

(فروع کافی ج ا صہ ۱۲۱ مطبع نولکشور)

ف :- بات تو بالکل صحیح ہے۔ مگر نیک عمال بھی اسی کے برباد ہوں گے۔ جن کے پاس ہوں جن کا خدا ہے نہ رسول۔ محرم میں بے شک پیٹیں، مریں کیا حرج ہے۔ افسوس ہماری تعلیم سے تو نہیں دشمنی بھی یہ بدبخت اپنے بزرگوں کا کہا بھی نہیں مانتے۔

— سیاہ لباس اسلئے پہننا حرام ہے۔ کہ لباس فرعون ہے۔ اور دوزخیوں کا

نشان ہے۔ (حلیۃ المتقین صہ مطبع نولکشور)

ف ⁂ محرم کے مہینے میں شیعہ خصوصیت کے ساتھ سیاہ لباس پہنتے ہیں جس سے ان کا آل فرعون ہونا۔ اور دوزخی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعًا۔

—— شیعوں کے فتوے کے مطابق جنزع فزع کرنے والا مطلق کافر ہے۔

(فروع کافی ج ا صہ ۱۲ مطبع نولکشور)

ف ⁂ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔ اس فتویٰ کی ہم بھی پرزور تائید کرتے ہیں۔

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

شیعہ خود قاتلِ حسینؑ ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ شیعوں اور فدویوں و مخلصوں کی طرف سے بخدمت حضرت امام حسین ابن علی ابن طالب ہے۔ اما بعد!

بہت جلد آپ اپنے دوستوں، ہوا خواہوں۔ کے پاس تشریف لائیے۔ کہ جمیع مردمان ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپ کے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں۔ البتہ تعجیل تمام ہم مشتاقوں کے پاس تشریف لائیے والسلام۔ (جلاء العیون اردو صہ ۱۳۱ مطبع شاہی لکھنؤ)

ف :- یہی وہ خط ہے۔ جس کی وجہ سے امام حسینؑ نے سفر کوفہ منظور کیا۔ تو اب ظاہر ہو گیا کہ انہی جب نثاران امام نے دھوکہ دے کر امام مظلوم پر وہ وہ ظلم کیے جس کی یاد سے ہم مسلمانوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور امام حسینؑ کی روح لحد میں یہ شعر پڑھتی ہوئی بے قرار رہتی ہے۔

من از بیگان ہرگز نہ نالم — کہ با من ہر چہ کرد آں یار آشنا کرد

خطبہ امام زین العابدین :- یا ایھا الناس! میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیے۔ ان سے بیعت کی آخر کار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کو اختیار کیا الخ

(جلاء العیون اردو صہ ۵۰۶ مطبع شاہی لکھنؤ)

ف :- اس خطبہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قاتلان حسینؑ یہی شیعہ لوگ تھے جنہوں نے خط لکھ کر امام حسینؑ کو کوفہ بلایا اور آخر کار خود ہی ان کو قتل کر دیا۔

تقریر بی بی ام کلثوم ہمشیرہ امام حسینؑ - اے اہل کوفہ! تمہارا حال اور مآل برا ہو تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی۔ انہیں قتل کر کے مال و اسباب لوٹ لیا۔ ان کی پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر والے ہو تم پر۔ لعنت ہو تم پر۔

(جلاء العیون صہ ۵۰۵ مطبع شاہی لکھنؤ)

ف :- بے شک پاک بی بی ام کلثوم نے جلے دل کی بددعا ان دھوکہ بازوں کے شامل حال ہے۔ اسی ظلم کی پاداش میں سال بسال اپنے سینوں پر کینوں کو زخمی

کرتے رہتے ہیں۔

— حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے شیعوں کو مرتد کہا۔

(فروع کافی صہ ۱۰۷ مطبع نولکشور)

ف :- واقعی امام برحق کی یہی شان ہے کہ جو بھی بات منہ پر کہہ دیتا ہے۔ اس میں امام کو ذرا دریغ نہیں ہوتا۔ ہم بھی امام صاحب کے بہت بہت ممنون ہیں۔

— امام زین العابدین نے یزید کی بیعت کی بلکہ اپنے آپ کو اس کا ایسا غلام بتلایا کہ حق فروخت کرنے کا دے دیا۔ فروع کافی ج ۳ صہ ۱۱۱ مطبع نولکشور)

ف :- بھئی تمہیں کہو یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ یزید تمہارا امام ہے۔ یا سنیوں کا۔ ذرا ازراہ انصاف کہنا۔ ہائے ! بدیئیوں نے امام صاحب کی کس قدر توہین کی ہے انشاء اللہ میدان قیامت میں امام صاحب ان دریدہ دہنی کی سزا دلا دیں گے۔ منتظر رہو۔

— عورت کی دُبر سے صحبت کرنی مذہب شیعہ میں جائز ہے۔ فقط یہ شرط ہے۔ کہ عورت بھی رضامند ہو جائے۔ (استبصار جزو ثالث صہ ۱۳۰ مطبع جعفری)

ف :- بھئی جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ سرکاری سڑکیں کھلی ہیں۔ جس سڑک سے دل چاہا گذر گئے۔ ایک شیعہ صاحب نے ظریفانہ طور فرمایا۔ کہ ذکر دبر کیلئے ہے۔ اس لئے کہ دونوں مذور (گول) ہیں۔

— ایک عورت نے علیؑ کو عرض کیا کہ میں جنگل میں گئی، وہاں مجھ کو پیاس محسوس ہوئی۔ ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا۔ اس نے پانی پلانے سے انکار کر دیا۔ مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے اوپر قابو دوں۔ جب پیاس نے مجھے

مجبور کیا۔ تو میں راضی ہو گئی۔ اس نے مجھے پانی پلا دیا۔ اور میں نے جماع کرلیا۔ علیؓ نے فرمایا قسم ہے۔ رب کعبہ کی یہ تو نکاح ہے۔

(فروع کافی صہ۱۹۸ ج ۲ مطبع نولکشور)

ف :- اہل عالم کو شیعوں کا مشکور ہونا چاہیے جنہوں نے اس روایت سے زنا کا وجود ہی دنیا سے مفقود کر دیا۔ بازاروں میں جن نورانی سیاہ خانوں زنا کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اس میں بھی مرد عورت راضی ہو ہی جاتے ہیں۔ یہاں اگر پانی پلایا گیا تو وہاں اس اجرت سے بڑھ کر دیدیا جاتا ہے۔ گواہ اور صیغہ نکاح کی شرط نہ یہاں نہ وہاں تو گویا مذہب شیعہ میں زنا علی الاعلان جائز ہو گیا بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن۔

— عورت کی دبر سے صحبت کرنی چاہئے۔ (فروع کافی ج ۲ صہ۲۴۳ مطبع نولکشور)

ف :- غالباً اسی وجہ سے شیعہ لونڈے بازی مباح سمجھتے ہوں گے۔

— وہ عورت جسکی دبر زنی کی جائے اس پر غسل واجب نہیں۔ اگرچہ دبر زن مرد کو انزال بھی ہو جائے۔ (فروع کافی ج ۱ صہ۲۵ مطبع نولکشور)

ف :- کیا پاکیزہ مذہب ہے سبحان اللہ! مذہب کیا ہے۔ پلیدی اور خباثت کا مجموعہ ہے۔

— بوسہ ماں کا لینا جائز ہے۔ البتہ شہوت نہ ہو تو رحمت ہے۔ اور شہوت ہو کراہت ہے۔ مگر جائز یہ بھی ہے۔ کہ کراہت منافی جواز نہیں۔

(فروع کافی ج ۱ صہ۳۸ مطبع نولکشور)

ف :- ضرور جی ضرور (ہم خرما ؤ ہم ثواب) ایسے افعال سے ہی ادائیگی

حقوق والدہ ہوتی ہے۔ لعنت! نفس پرست عیاشی کے عجیب عجیب طریقے نکالتے ہیں۔ اس میں یہاں تک اندھے ہوتے جاتے ہیں۔ کہ ماں بہن کی بھی تمیز نہیں کر سکتے۔ آپ کے لیئے کسی نے کہا ہے۔ ؎

دو چیزوں کی درخواست ہے رحمت باری

میخانہ کا دروازہ نہ ہو توبہ کا در بند

— ننگ دو ہی ہیں۔ قبل یا دبر۔ دبر تو خود ہی چھپی ہوتی ہے۔ سامنے کی طرف کو ہاتھ سے ڈھانک لینا چاہیئے۔ (فروع کافی ج ۲ ص ۱۹ مطبع نولکشور)

ف :۔ اگر ہاتھ سے نہ چھپ سکے تو شلغم کا پتا کفایت کر سکتا ہے۔ شیعوں کی شریعت میں اتنا ہی ستر کافی ہے۔

؎ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً شیعان بے حیا سے

— عورت میت کی دبر اور قبل کو روئی سے خوب پر کیا جائے۔ اور کچھ خوشبو بھی ملا کر سخت باندھ دیں۔ یعنی کپڑے سے۔

(فروع کافی ج ۱ ص ۴۹ مطبع نولکشور)

ف :۔ شیعان پارسا ایسے شریعت کے دلدادہ ہیں۔ کہ بعد از مرگ بھی دھونڈ ڈھونڈتے۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ روئی کسی لکڑی سے داخل کی جائے۔ یا انگشت سے ہی دبا دینا کافی ہوگا۔ یا پھر اس بے روزگاری کے زمانہ میں جاپان کو آرڈر دے کر کوئی سستا آلہ بنوانا پڑے گا۔ دیکھئے! حضرات شیعہ اور دردمندان قوم اس آلہ کے اخراجات کے لیئے کب قوم سے اپیل کرتے ہیں۔

— شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر انسان اپنے بدن پر چونا لگا لیوے تو ننگا بالکل نہیں

رہتا۔ بیشک اپنے سارے کپڑے اتار لیوے۔ شیعوں کے امام بھی ایسا کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ بقول شیعہ جب امام باقر نے ایسا کیا تو غلام نے امام کا ذکر وغیرہ کھلا ہوا دیکھا تو ہاتھ باندھ کر عرض کیا۔ کہ حضور ہم کو کیا کہتے ہو اور خود کیا کرتے ہو؟ امام نے فرمایا چونا لگا ہوا ہے۔ (فروع کافی ج ۲ ص ۱۹ مطبع نولکشور)

ف :- منہ تو لاہی و تی ۔ تے کیا کرے گا کوئی ۔ خدا سے نہ ڈرنے والے نبی پر زنا کے جاری کرنے کی تہمت دھرنے والے امام عالی مقام کا رتبہ کیونکر پہنچا نیں۔ یا اللہ ان بدبختوں کو ہدایت فرما تاکہ تیری اور تیرے نیک بندوں کی قدر و عزت جانیں۔ آمین یارب العلمین۔

— جو عورت یا مرد مسلمان نہ ہو شیعہ اس کے فرج کو دیکھ سکتا ہے یعنی جائز ہے۔ وجہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ اس ننگ کا دیکھنا ایسا ہے۔ جیسے کوئی گدھے گدھی کا فرج دیکھے۔ (فروع کافی ج ۲ ص ۱۲ مطبع نولکشور)

ف :- سنی تو ایسے مسلوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ شیعوں کو کوئی فرقہ ڈھونڈنا چاہیے۔ جن کے اس طرح باپ جھڑتے ہوں۔ ع خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

— اپنی لونڈی کی فرجی عاریتاً بلا نکاح اپنے دوست یا بھائی کو دینی مذہب شیعہ میں جائز ہے۔ (استبصار جزو ثانی ص ۷۵ ، ۱۱ مطبع جعفری)

ف :- اگر کوئی صاحب شیعہ مذہب اختیار کریں تو ہدیئے اور تحفے اچھے اچھے دستیاب ہونگے۔ عجیب عجیب ڈیزائن کی فرجیاں ملیں گی۔ مگر اسی طرح پھر اسے بھی دوستوں کو دعوت دینی ہوں گی۔ بے غیرتی کی بھی کوئی حد ہے؟

— ایک ٹکڑا کھجور کی سبز شاخ کا بقدر ایک ہاتھ میت کی داہنی بغل میں دوسرا دو
رانوں کے درمیان کیا جاوے پھر پگڑی باندھی جاوے۔
(فروع کافی ج ۱ ص ۴۵ مطبع نولکشور)

ف: قبر کی طرف بھی لیس ہو کر مارچ کرنا چاہیے منکر نکیر کو مرعوب کریں گے
جب ہی تو چھٹکارا ہو سکے گا۔ ورنہ کیئے اعمال میں کیا دھرا ہے۔ خاک؟
— شیعہ مذہب میں ہے۔ کہ اگر سالے کی دبر زنی کی جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا
ہے۔
(فروع کافی ج ۲ ص ۱۵۵ مطبع نولکشور)

ف: شیعہ فلسفہ کی حماقت ملاحظہ ہو۔ کریں داڑھی والے اور پکڑے
جائیں مونچھوں والے۔
— اگر زوجہ منکوحہ حرہ کی بھانجی یا بھتیجی سے متعہ یا نکاح کرے اجازت زوجہ
مذکورہ کی درکار ہے۔ (یعنی بھانجی اپنے خالو جان اور بھتیجی اپنے پھپھا جان سے نکاح
کر سکتی ہے۔)
(تحفۃ العلوم ص ۲۷۲ مطبع نولکشور)

ف: شیعوں کی شہوت پرستی کے ہاتھوں جب ان کی مائیں بھی عصمت نہیں
بچا سکتی۔ تو یہ بیچاریاں کس گنتی شمار میں ہیں۔ سچ ہے۔ صدا طوطی کی سنتا ہے کون
نقار خانے میں۔
— شیعہ مذہب میں سالی اور ساس سے جماع کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔
(فروع کافی ج ۲ ص ۱۹۳ مطبع نولکشور)

ف: دیکھو مسئلہ سالی اور ساس سے سالہ کی عصمت زیادہ قیمتی ہے
واقعی مردوں کو مردوں کی اسی طرح رعایت کرنی چاہیے۔ یہ شیعوں کا ہی

جصہ ہے۔ کار ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند۔

— عورت کی شرمگاہ کو چوم لے۔ تو بھی جائز ہے۔

(حلیۃ المتقین صـ ۔ مطبع نولکشور)

ف :۔ بس یہی کسر رہ گئی تھی مرحبا!!

— عورت کی شرمگاہ کو چومنا شیعہ مذہب میں درست ہے۔

(فروع کافی ج ۲ صـ ۱۲ مطبع نولکشور)

ف :۔ شیعوں کو مبارک ہو۔

— محارم عورتوں (یعنی اپنی بہن، بھانجی، بھتیجی، خالہ وغیرہ) سے اپنے ذکر کے گرد ریشمی باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنا حرام ہے۔

(حق الیقین اردو صـ ۳۶ مطبع سٹیم پریس لاہور)

ف :۔ پہلے مؤدب شیعہ تو ماں بہن کا احترام کرتے ہوئے ٹاکی لپیٹ کر جماع کرتے ہوں گے۔ زمانہ حال کے بے ادب گستاخ شیعہ نے یہ شرط بھی اڑا دی۔ اور لکھ دیا کہ ٹاکی لپیٹ کر حرام ہے۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ ٹاکی لپیٹے کر حرام نہ لپیٹے حلال ہے

واہ شیعہ دی پاکی یار واہ شیعہ دی پاکی ماواں نال زنا کریندے ہن ذکر تے ٹاکی

— شیعہ مذہب میں ہے۔ کہ انسان مرتا ہی تب ہے۔ جب اس کے منہ سے منی کا نطفہ نکل پڑتا ہے۔ یا کسی اور جگہ بدن سے۔

(فروع کافی ج ۱ صـ ۵ مطبع نولکشور)

ف :۔ جس منہ ناپاک سے تمام عمر صحابہ کرام کو گالیاں دیتے رہے بھلا اس میں سے آخری وقت اگر منی وغیرہ بہہ نکلے تو ہرگز مقام تعجب نہیں۔ میدانِ قیامت میں دیکھا کیا۔ درگت ہوتی ہے۔ کذالک العذاب ط و العذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ٭ مسلمانوں کے منہ سے تو آخری وقت ہمیشہ کلمہ شریف ہی نکلتا ہے۔ (لا تموتن الا و انتم مسلمون)

— مذہب شیعہ میں ہے۔ کہ جو شخص محارم عورتوں (یعنی ماں۔ بہن۔ بھانجی بھتیجی پھوپھی وغیرہ) سے نکاح کر کے جماع کرے اِس کو زنا نہیں کہتے بلکہ متٰ وجہ یہ فعل حلال ہے۔ جو اولاد پیدا ہو اِس کو اولادِ زنا کہنا جائز نہیں۔ جو ایسے مولود کو والدالزنا کہے وُہ قابل سزا ہے۔ ملخصًا

(فروع کافی ج ۲ صہ ۲۵۰ مطبع نولکشور)

ف :۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ایسے مولود مسعود کو مزادہ کہیں جبکہ شیعوں کے مذہب میں زنا۔ زنا ہی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ عبادت سمجھ کر اس کے جواز کی متعدد صورتیں قائم کی جا چکی ہیں۔ تو ہم سوائے اِس کے کہ ایسے بہائم صفت وحشیوں سے گریز کریں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔

— اگر ایک شخص نے کتے کو شکار پر چھوڑا۔ کتے نے شکار کو پکڑ لیا اور شکاری پہنچ گیا۔ مگر اس کے چھری پاس نہ تھی۔ کہ وہ ذبح کرے وُہ کھڑا تماشا دیکھتا رہا کتے نے اِس کو مار کر کچھ کھا لیا۔ وہ شکار حلال ہے۔

ف :۔ کیوں نہ ہو غالبًا کتے کی صفت وفاداری کے انعام میں اِس کا پس خوردہ حلال سمجھا گیا ہے۔ شیعوں کے نزدیک تو ایک ساتھ اکٹھے ایک دستر خوان

پر بیٹھ کر کھا لینے میں بھی کوئی قباحت نہ ہوگی۔

— گوشت خنزیر اور مردار کا کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی۔

(فروع کافی ج ۲ صہ ۱۳۱)

ف :- جب شرع ہی نہیں تو حد کیسی جب ستر گز لمبا قرآن آوے گا۔ تو حدود شرعی بھی قائم کر لی جائیں گی۔

— اگر چوہا گوشت میں پک گیا ہو تو شوربا گرا دیا جائے اور گوشت دھو کر کھ لیا جائے۔ (فروع کافی ج ۲ صہ ۱۰۵ مطبع نولکشور)

ف :- واہ جی واہ !! کیا کہنے !!! یہ سچ ہے "شوربا حرام تے بوٹی حلال"

— کتا گھی یا تیل میں جا پڑے تو وہ گھی یا تیل پاک رہتا ہے۔ بشرطیکہ کتا زندہ برآمد ہو

(فروع کافی ج ۲ صہ ۱۰۵ مطبع نولکشور)

ف :- بالکل ٹھیک ! زندہ کتا بہر حال مردہ کتے پر فضیلت رکھتا ہے۔ کیسی عمدہ عمدہ بحثیں ہیں۔ کتے کا اشیاء خوردنی میں گرنا اور پھر اس کی حیات و ممات بھی شیعوں کے پیش نظر ہے۔ شیعوں کے دماغ کی رسائی ملاحظہ ہو۔ وہاں پہنچا کہ فرشتوں کا بھی مقدور نہ تھا۔

— گدھا حرام نہیں ہے خیبر کے دن اس کے کھانے سے اس لیئے منع فرمایا گیا تھا۔ کہ یہ جانور لوگوں کے بوجھ اٹھانے والا تھا۔ باربرداری میں تکلیف تھی۔

(فروع کافی ج ۲ صہ ۹۸ مطبع نولکشور)

ف :- سننے میں آیا ہے۔ کہ شیعہ گورنمنٹ عالیہ سے گدھوں کے گوشت کی فروخت کے لیئے لائسنس حاصل کرنے والے ہیں۔ مگر کیا کہا ان ملک شیعوں کی اس گدھا کشی

ف ؛ یہی زنا یا کنجری بازی میں ہوتا ہے۔ کہ پہلے مجبوبہ کنجری کے ہاتھ میں مقرر کردہ دام پھر کام ۔ و نکاح میں مہر معجلاً بھی ہوتی ہے۔ اور موجلاً بھی۔

۵ ۔ متعہ میں خرچی جتنا چاہو زیادہ یا کم خواہ مٹھی بھر گندم بھی ہو۔ جامع عباسی صـ۲۵۷ (کافی صـ۱۹۴ ج ۲ ۔ فروع کافی صـ۴۳ ج ۲ وصـ۴۵ ج ۲ مٹھی بھر کی تفریح)

ف ؛ نکاح میں شرعی مہر کی مقدار کا تعین ضروری ہوتا ہے۔ اور زنا میں کنجر اور کنجری راضی پھر کیا کرے ملاں قاضی ۔

۶ ۔ جبراً کسی عورت سے زنا کر لیا جائے تو بھی شیعوں کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو نکاح ہے۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک حبشی مسافر عورت نے کسی سے پانی کا نگا۔ اجنبی مرد نے کہا زنا پر راضی ہو جب تو پانی پلاؤں گا۔ چنانچہ وہ راضی ہو گئی۔ تفصیلی واقعہ فروع کافی صـ ج ۳ کتاب الروضہ صـ۱۴۶ میں ہے۔

ف ؛ اگرچہ یہ سراسر حضرت علیؓ پر بہتان ہے۔ ورنہ سلیم الطبع انسان سوچے یہی زنا بالجبر نہیں تو اور کیا ہے۔

۷ ۔ متعہ لاتعداد عورتوں سے جائز ہے۔ (ضیاء العابدین صـ۱۱۲ ۔ کافی ۱۹۱/ج۲ جامع المسائل صـ۳۳۱ ۔ الروضہ البہیہ شرح لمعہ دمشقیہ صـ جامع عباسی صـ۲۵۷ فروغ کافی صـ۴۳ ج ۲ ۔ الاستبصار صـ۵۴۱

ف ؛ زنا میں یہی ہوتا ہے۔ کہ ان گنت سے جس طرح چاہے۔ جیسے چاہے۔

کیونکہ عربی مقولہ ہے۔ اذافات الحیاء فافعل ماتشاء ہے بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔ اور نکاح میں صرف چار عورتوں تک اجازت ہے۔ بلکہ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری کسی عورت سے نکاح کی اجازت نہ تھی۔

۸۔ متعہ میں گواہوں کی ضرورت بھی نہیں۔ (جامع عباسی صد ۲۵۷۔ فروع کافی صد ۲۳ ج ۲۔ الاستبصار صد ۴۲۔

ف: یہی زنا ہی تو ہے۔ ورنہ نکاح میں دو گواہوں کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ اگر متعہ بھی نکاح ہوتا تو اس میں بھی گواہ ہونے لازمی ہوتے لیکن چونکہ یہ زنا ہے۔ اس لیے زنا کی طرح چوری چھپے۔

۹۔ متعہ میں زن و شوہر کے درمیان حق وراثت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ (مختصر نافع صد ۸۶۔ الروضۃ البہیہ صد ضیاء العابدین صد ۹۱۔ جامع عباسی صد ۲۵۷ فروع کافی صد ۴۷ ج ۲ و صد ۴۵ و صد ۴۷ ومصباح المسائل صد ۲۴۱۔

۱۰۔ متعہ میں طلاق کا تصور ہی نہیں۔ (جامع عباسی صد ۲۵۷۔ الروضۃ البہیہ صد مختصر نافع صد ۸۶۔ رسالہ فقہ ملا باقر مجلسی کتاب الفراق تحفۃ العوام صد ۴۸۹ فروع کافی صد ۴۳ ج ۲۔

ف: یہی زنا ہے۔ کہ جب مرد اور عورت نے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے بعد متعہ کی طرح فارغ اور نکاح میں اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت رکھی ہے۔ کہ مرد اور عورت دائمی زندگی خوشی خوشی گذار دیں۔ اگر خدانخواستہ آپس میں نہیں گذار سکتے تو طلاق دی جائے۔ اور اس کے تصریحات قرآن مجید میں جابجا ہیں۔

۱۱ - متعہ میں عدت کیسی جبکہ طلاق ہی نہیں ۱۰ اسی طرح عورت مرد کے نکاح میں بھی نہیں تو عدت وفات کیسی۔ بہرحال عورت ممتوعہ عورت کی عدت نہیں (کافی صہ ۹۳ ج ۱۔ فروع کافی صہ ۲۴ ج ۲۔

ف :- یہی بات زنا میں ہے۔ کہ وہاں عدت کیسی اور عدت کا تصور ہی کیوں۔ حالانکہ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر عورت کی عدت کے احکام صادر فرمائے ہیں۔

۱۲ - متعہ میں عورت کو نان و نفقہ نہیں دیا جاتا۔ (ضیاء العابدین صہ ۲۹۱ جامع عباسی صہ ۲۵۷

ف :- وہی خرچی جو عقد متعہ میں مقرر ہوئی وہی کافی ہے۔ یہی زنا میں ہے۔ کہ کنجری کے کوٹھے پر جاتے وقت جو کچھ خرچی طے ہو گئی وہ دینی پڑے گی۔ اس کے سوا اللہ اللہ خیر سلا۔ حالانکہ نکاح میں نان و نفقہ ضروری اور لازمی ہے جسے قرآن مجید میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں

۱۳ - ایلاء جامع صہ ۲۵۷ ۱۴ - اظہار صہ ۲۵۷ ۱۵ - احصان ۱۶ - لعان جامع صہ ۲۵۷ وغیرہ وغیرہ بھی نکاح کے علامات سے ہیں۔ لیکن متعہ میں تو ایک بھی نہیں بلکہ اس میں صاف اور واضح طور زنا کی علامات پائے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی کوئی متعہ کو جائز سمجھے تو یقین رکھے کہ قیامت میں زانی کو سخت سزا ہو گی اسی طرح متعہ کرنے والے کو۔

۱۷ - متعہ میں اوقات بڑھانا گھٹانا بھی ہوتا ہے (فروع کافی صہ ۲۵ ج ۲)

۱۸ - متعہ کی عورت زانیہ (کنجری) کی طرح ہر شیعہ کا مشترک کھاتہ ہے (فروع کافی صہ ۲۶ ج ۲)

متعہ کے مسائل

(مسئلہ) شریعت شیعہ میں متعہ ضروری ہے۔ (حق الیقین صنہ ۶۳)

(مسئلہ) رنڈی سے بھی بکراہت سے متعہ جائز ہے۔ (ضیاء العابدین صنہ ۱۹۳ و تحفۃ العوام صہ مصباح المسائل صہ ذخیرۃ المعاد صہ وغیرہ)

یاد رہے کہ کراہت جواز پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے پیاز و تھوم وغیرہ اگرچہ مکروہ ہیں مگر جائز ہیں۔

(مسئلہ) متعہ میں یہ شرط لگانا بھی جائز ہے کہ دن میں جماع کروں گا یا رات میں۔ ایک دفعہ کروں گا یا دو دفعہ۔ (الروضۃ البھیہ صنہ ۲۸۹ جامع عباسی صنہ ۵ ح ۲)

ف :: بجا فرمایا جبکہ وہ کرایہ کی شے ہے۔ تو اسے جس طرح چاہو کرو۔

(مسئلہ) بیوی کی بھانجی اور بھتیجی سے بھی باجازت منکوحہ متعہ جائز ہے تحفۃ العوام صنہ ۳۰۶

(مسئلہ) بواطت بھی جائز ہے۔ (الاستبصار صنہ ۱۳ فروع کافی صنہ ۲ ج ۲ مختصر نافع صنہ ۸۶ ذخیرۃ المعاد صہ ۱۹۱)۔ اور پھر اس میں غسل بھی نہیں فروع کافی ج ۲ صہ ۱/۲۵۔

ف :: یہ تو متعہ سے بھی بڑھ گیا۔

(مسئلہ) عورت مملوکہ کی فرج عاریت پے دینا بھی جائز ہے۔

(ضیاء العابدین صہ ۱۹۲/۱۹۳ استبصار صہ)

(مسئلہ) ماں بہن سے ریشم لپیٹ کر جماع جائز ہے۔ (ذخیرۃ المعاد صنہ ۹۵)

(مسئلہ) یہودی۔ نصرانی و دیگر اہل کتاب سے متعہ جائز ہے۔

تحفۃ العوام صہ

اجرت متعہ کم از کم مٹھی بھر گندم یا جو بھی ہو سکتی ہے۔ متعہ کا منکر علی کا دشمن، نبی کا دشمن۔ خدا کا دشمن ہے۔ عورت متعہ کرا کر اگر مزدوری واپس کر دے تو اسے ہر درہم کے عوض ۷۰ ہزار شہید لڑکے بہشت میں ملیں گے۔ جتنی عورتوں سے چاہے جماع کرے کافی صنہ ۱۹۱ ایک عورت سے جتنی دفعہ چاہے متعہ کرلے۔

متعہ کے فضائل وثواب

۱۔ متعہ کرتے وقت جو کلمہ اپنی محبوبہ (ممتوعہ) سے کرے اور ہر مرتبہ جب ہاتھ لگائے تو اسے ہر کلمہ اور دست اندازی کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور جب نزدیکی کرتا ہے۔ اس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ اور جب غسل کرتا ہے۔ تو ہر رونگٹیں کی گنتی کے برابر اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے فرمایا جو تیری امت سے متعہ کرتا ہے تو اس کے گناہ بخش دوں گا۔ ضیاء العابدین

۲۔ حضرت باقر رضی اللہ عنہ دونوں متعہ کرنے والے مرد اور عورت فرمایا کہ جاؤ تم دونوں پر اللہ صلوٰۃ و رحمت بھیجتا ہے۔ (ضیاء العابدین ص)

۳۔ جو شخص ایک بار متعہ کرے اسے امام حسین اور جو دو بار کرے اسے امام حسن اور جو تین بار کرے اسے حضرت علی اور جو چار بار کرے اسے رسول کریم کا درجہ ملتا ہے۔ (منہج الصادقین ص۴۹۲ ج ۱)

ف :- پانچویں بار کرنے سے خدا کا درجہ مل جاتا ہو گا۔ لیکن راوی نے قلم روک لیا۔ ممکن ہے تقیہ کے طور نہ لکھا ہو۔ تاکہ راوی جہاں متعہ کے درجات لکھ کر ثواب پا گیا۔ ایسے وہاں تقیہ سے بھی اجر عظیم کا مستحق ہو۔

۴۔ متعہ میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل جاتے ہیں۔ اور غسل جنابت کے پانی کے ایک ایک قطرہ سے اللہ تعالیٰ فرشتے پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے لیے تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔ اس کا ثواب تاقیامت متعہ کرنے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ (خلاصہ منہج الصادقین ص۴۹۱ ج ۲)

۵ ۔ جو شخص متعہ کے بغیر مرگیا وہ بروز قیامت نک کٹا اٹھایا جائے گا۔

(تنبیہ المنکرین صہ ۳۵۷)

ف :: اب تو کوئی شیعہ بھی اِس دولت عظمیٰ سے محروم نہ رہتا ہوگا۔ کہ کہیں قیامت کے دِن ثواب کی محرومی کے علاوہ ناک کٹ گئی تو پھر کیا عزت رہی۔

۶ جس نے ایک بار متعہ کیا اُس کا تیسرا حصہ جہنم سے آزاد ہوگیا۔ (منہج الصادقین صہ ۲۹)

واہ واہ کسی نے خوب فرمایا ہے متعہ ٹکٹ ہے جہنم سے آزاد ہونے کی۔ گویا شیعوں کا تین بار متعہ کرنا جہنم سے آزادی کا مکمل کورس ہے۔ چنانچہ حدیث مذکورہ میں ہے کہ جو کوئی تین بار متعہ کرے مکمل طور جہنم سے آزاد کیا جائے گا۔

۷ ۔ جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے (تحفۃ العوام صہ ۲۶۵)

۸ ۔ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور عورت جو متعہ کرے۔ (تحفۃ العوام صہ ۲۶۵)

۹ ۔ جو شخص ایک بار متعہ کرے وہ اللہ تعالیٰ قہار کے غضب سے بچ گیا۔ اور جو دو بار کرے وہ قیامت کے دِن نیکوکار لوگوں کے ساتھ اُٹھے گا۔ اور جو تین بار کرے وہ روضۂ جنت میں چین اڑائے (خلاصۃ المنہج صہ ۲۹۲ ج ۱)

۱۰ ۔ سلمان فارسی وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور علیہ السلام کی محفل پاک میں حاضر تھے۔ آپ نے سامعین کو ایک بلیغ خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگوں اللہ کی طرف سے ابھی جبریل علیہ السلام میری امت کیلئے بہترین تحفہ لائے ہیں۔ جو میرے سے پہلے کسی پیغمبر کو نصیب نہیں ہوا۔ اور وہ تحفہ مومنہ عورت (شیعہ) سے متعہ کرنا ہے۔ یاد رکھو یہ متعہ میری سنت ہے۔ میرے زمانہ میں یا میرے وصال کے بعد جو بھی اِس سنت (متعہ) کو قبول کر کے اِس پر عمل کرے گا۔ بلکہ اِس پر مداومت کرے گا

تو وُہ میرا ہے اور میں اِس کا ہوں۔ اور جو اِس کی مخالفت کرے گا۔ تو وُہ خدا تعالیٰ سے مخالفت کرتا ہے۔ اور جو بھی اِس مجلس میں بیٹھنے والوں سے میرے اِس حکم کا انکار کرے گا۔ تو وُہ میرے ساتھ بُغض کرتا ہے۔ فلہٰذا سُن لو کہ میں اِس کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وُہ دوزخی ہے۔ جان لو کہ جو زندگی میں ایک بار متعہ کرے گا۔ تو وُہ اہلِ بہشت سے ہوگا۔ اور جان لو کہ جو شخص عورت سے متعہ کرنے کے لیئے بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف اِس کے لیے ایک فرشتہ (اسپیشل) نازل ہوگا۔ جو اِن دونوں کی نگہبانی کرے گا یہاں تک کہ وُہ اِس فعل سے فارغ ہو جائیں۔ اِس متعہ کرتے وقت یہ دونوں منہ سے جو کلمہ نکالیں گے۔ اِن کے لیئے تسبیح و ذِکر کا ثواب بن جائیگا۔ اور جب یہ دونوں ایک دُوسرے سے یک جان ہونگے تو اِن سے زندگی کے تمام گناہ معاف اور جب وُہ ایک دوسرے کو بوسہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ اِنہیں اِن کے ہر بوسہ کے عوض حج و عمرہ کا ثواب بخشے گا۔ جب متعہ کے کام میں مصروف ہونگے تو ہر لذت و شہوت کے جھونکے پر اِن کے نامہ عمل میں اَن گنت نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ایک نیکی بڑے بلند پہاڑ کے برابر ہوگی۔ جب شہوت بجا کر فراغت پائیں گے تو غسل کی تیاری کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرشتوں سے فرمائے گا۔ کہ دیکھو میرے اِن دونوں بندوں کو اب وُہ لذت بجا کر اُٹھے ہیں۔ اور نہانے کا اِنتظام کر رہے ہیں۔ اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے اِن دونوں کو بخش دیا ہے۔ جان لو کہ اِن کے بدن پر غسل کا پانی اِن کے جس بال سے گذرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے میں اِن کے نامۂ عمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس گنا معاف فرمائے گا۔ اور دس مرتبے بلند فرمائے گا۔ یہ تقریر سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُٹھ کر عرض کی یارسول اللہ!

اِس شخص کا ثواب بھی بیان فرمایا ہے جو متعہ کے رواج دینے میں جدو جہد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اتنا ثواب ملے گا جیسے اِن دونوں متعہ کرنے والوں کو ثواب ملا ہے۔ . . . .
یعنی اِس کو دو ہرہ ثواب نصیب ہوگا۔ پھر حضور نے فرمایا اے علی متعہ کرنے والے مرد اور عورت جب غسل سے فارغ ہوتے ہیں تو اِن کے غسل کے پانی کے ایک ایک قطرہ سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت تک اِسی متعہ کرنے والے مرد اور عورت کے لیئے تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ اے علی! جو شخص متعہ سے محروم رہے گا۔ وہ نہ میرا ہے اور نہ تیرا۔

(خلاصۃ المنہج صہ ۲۹۲ ج ۱)

غور کیجئے ! متعہ شیعہ کو ایسا تحفہ نصیب ہوا کہ جو نہ سابقہ امتوں کے کسی کو نصیب ہوا۔ اور نہ ہی شیعوں کے سوا کسی دوسرے فرقہ کو ملا۔ اور نہ ملنے کا امکان ہے۔ اور ثواب کا حساب ہی کیا کہ لاکھوں سال کی بہت بڑی عبادت متعہ کے صرف ایک بوسہ کی عبادت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ متعہ میں متاعی عورت سے حساب چکانے سے لیکر تا فراغت نامعلوم کتنا انوار و تجلیات سے نوازہ جاتا ہے۔ بلکہ متعہ سے فراغت پانے کے بعد جب بیچارے متعہ کرنے والے عورت و مرد اپنی طاقت کا سرمایہ کھو بیٹھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر فرشتوں کی جماعت کے سامنے اِن کے اِس جہاد کی تعریف کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ متعہ کرنے سے کروڑوں فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا متعہ نوری جماعت کے ایجاد کی فیکٹری۔ کن کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اتنا فرشتے نہیں بنائے ہوں گے۔ جتنا متعہ کی فیکٹری سے

شیعوں کے گھروں میں بنتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) متعہ کے برکات بیان کرنے کیلئے نہ زبان کو طاقت ہے۔ اور نہ ہی قلم کو ہمت۔

متعہ سے محروم ہونے والے کی سزا

یہ نہ سمجھنا کہ شیعوں کے نزدیک متعہ کوئی ایسا ویسا عمل ہے۔ بلکہ اتنا ضروری ہے کہ نہ کرنے والے کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ چنانچہ چند احادیث شیعہ مذکورہ ہو چکی ہیں اور سن لیجئے۔

۱۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ ہماری جماعت سے خارج ہے۔ جو متعہ کو حلال نہیں سمجھتا۔ (خلاصۃ المنہج صد ۲۹۱)

۲۔ ایک شخص نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ متعہ نہیں کروں گا۔ اب پریشان ہوں کہ کیا کروں۔ آپ ناراض ہو کر فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کی قسم کھائی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی روگردانی کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے۔ مصنف خلاصۃ المنہج صد ۲۹۱، اس روایت کر کے لکھتا ہے۔ کہ

بنابریں روایت ہر کہ متعہ نہ کند دشمن خدا تعالیٰ باشد ‖ یعنی اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو متعہ نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

اس کے اہلسنت یعنی منکرین متعہ کو زجر و توبیخ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

پس اے آیا حال منکرین ارچہ باشد۔ یعنی جب متعہ کا قائل ہو کر بھی متعہ نہیں کرتا تو

وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ تو پھر اس غریب مسلمان پر کتنا غضب خداوندی ہوگا۔ جو متعہ کا منکر ہے۔

۳۔ حضور علیہ السلام سے یہ صحیح روایت منقول ہے۔ اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ابھی میرے ہاں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ کو سلام کے بعد فرماتا ہے۔ کہ آپ اپنی امت سے فرما دیجئے کہ وہ متعہ کریں۔ جو اس لئے کہ متعہ نیک لوگوں کی سنت ہے۔ ورنہ سن لیجئے آپ کا جو امتی قیامت کے دن میرے ہاں حاضر ہوگا۔ اور اس نے متعہ نہ کیا ہوگا۔ تو اس کی تمام نیکیاں چھین لی جائیں گی۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن لے مومن شیعہ جب ایک درہم (چار آنہ) متعہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسری نیکیوں میں ہزار درہم کے خرچ سے بھی خرچ بہتر و اعلیٰ ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن لیجئے کہ بہشت میں چند مخصوص حور عین بیٹھی ہیں۔ جو صرف متعہ کرنے والوں کو نصیب ہونگی (ان میں باقی کسی کو دیکھنے تک بھی نہ دیا جائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی متعہ کی بات چیت کسی عورت سے طے کرتا ہے۔ اس کی شان اتنا بلند ہو جاتی ہے کہ وہیں پر ہی اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ متاعی عورت بھی بخشی جاتی ہے۔ بلکہ ہاتف غیبی اسے ندا دیتا ہوا مبارک باد پیش کرتا ہے۔ کہ اے مرد قلندر شاد باش تیرے تمام گناہ بخشے گئے۔ اور نیکیاں اتنا دی گئیں کہ تو گننے سے عاجز آجائے گا۔ اور وہ عورت جو حساب متعہ طے کر کے معاف کر دیتی ہے۔ تو اس کی کمائی ٹھکانے لگ گئی اس لئے کہ اس کی ہر چوٹی پر قیامت میں اسے چالیس ہزار نور کے شہر ملیں گے۔ (گویا بہشت میں وہ ملکۃ الزبیتھو کا عہدہ

سمبھالے گی) اور ہر جو نی کے بدلے دنیا و آخرت میں ستر ہزار مرادیں پوری کی جائیں گی۔ (پھر تو متعہ کے سودے بازی سے شیعہ عورتیں قابل رشک ہیں۔ کہ حج پڑھنے پر بھی اتنا مرادیں نہ پاسکی جو متعہ کی خرچی معاف کرنے پر پالی) اور ہر جو نی کے عوض اس کی قبر پر نور ہوگا۔ (یعنی مرنے کے بعد قبر نور علی نور ہو جائے گی۔ متعہ پاک کے صدقے شیعہ عورت کا بیڑا پار ہی پار) اور ہر جو نی پر قیامت میں اس عورت ستر ہزار بہشتی اور نورانی پوشاک پہنائی جائے گی۔ (باقی اور کیا چاہیے شیعہ عورت تو بڑی خوش قسمت ہے۔ کہ چار آنے پر اس عورت کیلئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو حکم فرمائے گا۔ کہ ایسی عورت کے لئے دعاء مغفرت کریں۔ (کذا فی خلاصۃ المنہج صـ۲۵۲)

ف : میرے خیال میں یہ وہ فرشتے ہوں گے جو متعہ سے پیدا ہونے والے ہونگے اس لئے پاک بی بی کی مغفرت کے لئے بھی ایسے ہی پاک فرشتے چاہیے۔

بہر حال متعہ شیعہ کے لئے ایک مقدس اور بلند مرتبہ عمل ہے۔ اور سچ پوچھو تو اسی پاک عمل کی برکت ہے۔ کہ جس سے شیعہ مذہب ترقی کرتا ہے۔ اور اس میں داخل وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن پر شہوت کا بھوت سوار ہو۔ آزمانا ہو تو عاشورہ کے دنوں میں خوش منظر ملاحظہ ہوں (فرمائیں) متعہ پر فقیر نے مستقل ایک کتاب لکھی ہے بنام (کشف القناع عن المتعۃ والاستمتاع)۔ المعروف به متعہ یا زنا جو شائع ہو چکی ہے۔

یہاں تک تقریر ختم ہونے کو تھی کہ حضرت العلامہ مولانا پیر محمد ابراہیم صاحب مجددی سرہندی مدظلہ نے فرمایا کہ ان صاحبان کو تبرا کے بارے میں بھی کچھ فرما دیں تو اچھا ہے۔ علامہ اویسی صاحب نے فرمایا اس کیلئے کافی وقت درکار ہے۔ صرف چند باتوں

پر اکتفا کرتا ہوں۔

تبرّا کا لغوی اور اصطلاحی معنے

ا۔ غیاث اللغات (اردو) ص۹۲ میں ہے۔ کہ تبرا بر وزن تمنا بمعنے بیزاری اور اصطلاح شریعت شیعہ میں، اصحابہ ثلاثہ ابو بکر، عمر، عثمان، و دیگر تمام جلیل القدر (سوائے چند صحابیوں) صحابہ کرام وازواج مطہرات سیدالانام اور دُوہ اولیاء عظام وجملہ صلحاء امت جو ان سے عقیدت کا اظہار کرے) کو گالی گلوج بکنا بلکہ ان کو لعنتی کہنا۔ جتنا غلیظ سے غلیظ بجماس ہو ان کے حق میں کہنا۔

تبرا شیعہ سنت میں واجب ہے۔

اور یہ مذموم و مردود عند الشیعہ سنت شریعت میں نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ حق الیقین ص ہے کہ۔

" بعضے امور ہست کہ نزد شیعہ امامیہ ضروری است ونزد سائر مسلماناں ضروری نیست مثل امامت ... وجوب بیزاری از ابو بکر وعمر وعثمان ومعاویہ وطعن ولعنت بر طلحہ وزبیر وعائشہ ۔ بعض امور شیعہ امامیہ کے نزدیک ضروریات دین سے ہیں باقی مسلمانوں کے لیئے ضروری نہیں۔ مثلاً امامت حضرت ابو بکر وعمر وعثمان و معاویہ سے بیزاری۔ اور طلحہ، زبیر وعائشہ پر لعنت کرنا۔

(ہر نماز کے بعد تبرّا سنت ہے)

ملا محمد تقی رافضی شیعہ نے حدیقۃ المتقین ص۷۷ پر لکھا ہے۔ کہ ہر نماز کے بعد خلفاء ثلاثہ یعنی (ابو بکر و عمر و عثمان) اور حضرت عائشہ پر لعنت بھیجنا سُنت ہے۔ اور نماز

کی قبولیت اور تکمیل اس کے بغیر نہیں۔" اور عین الحیوۃ ملا باقر مجلسی ۱۲ پر ہے

"بسند معتبر منقول است کہ حضرت امام جعفر صادق از جائے نماز خود بر نمی خاستند تا چہار ملعون و چہار ملعونہ را لعنت نمی کردپس باید بعد ہر نماز بگوید۔ اللھم العن ابابکر و عمر عثمان و معاویۃ و عائشۃ و حفصۃ و ھند و ام الحکم۔"

"یعنی معتبر سند منقول ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر جب تک ان آٹھ حضرات کو لعنت نہ بھیجے جاء نماز سے نہیں اٹھتے وہ آٹھ یہ ہیں۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ عائشہ۔ حفصہ۔ ہند۔ ام الحکم (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

کلید مناظرہ سے چند حوالہ جات دکھا کر حاضرین مجلس کو سنائے وہ یہ ہیں۔

۱۔ صحابہ ثلاثہ۔ (صدیق۔ عمر۔ عثمان (رضی اللہ عنہم) کو بدترین مخلوق سمجھا جائے صفحہ ۳۸

۲۔ اعدائے اہلبیت (صحابہ ثلاثہ مذکورین وغیرہم) پر تبرا اور لعنت کرنا ہمیں انہی درجات عالیہ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ جن کے حضرت سلمان فارسی، حضرت مقداد، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عباس وغیرہ شرعاً حق دار ہوئے (صہ ۵۱۹)

۳۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (محبوب سبحانی قدس سرہ) بت پرست اور یہودیوں کا چوہدری تھا۔ (صہ ۴۱۷)

۴۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (محبوب سبحانی قدس سرہ) سید نہ تھا (صہ ۱۱۴)

۵۔ امام بخاری (قدس سرہ) کو خدا اور رسول کا دشمن نہ کہنا عین کفر ہے (صہ ۵۶)

۶۔ ایسے (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) جاہل شخص کو نائب رسول کہنا سنی لوگوں کا حصہ ہے۔ (کلید ۱۳۶)

تبرّا کے متعلق مختلف تصریحات

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر تبرا۔

۱۔ اِن کا (ابوبکر صدیق رضی اللہ) کا باپ ابو قحافہ آنحضرت کے عہد رسالت میں زندہ رہا۔ لیکن تادمِ آخر مسلمان نہ ہوا (کلید مناظرہ صہ ۱۱۱)

(تنقید) یہ سراسر جھوٹ کہا اِسلئے کہ حضرتِ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی حضرت ملا علی قاری رحمہما اللہ نے شرح شفاء صہ ۳۵۲ ج ۳ میں اِن کے اِسلام کے قصہ اور واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے۔

۲۔ ابوبکر کا اور شیطان کا ایمان مساوی ہے۔ (معاذ اللہ) کلید مناظرہ صہ ۱۱۶)

۳۔ ابوبکر کا ایمان راسخ نہ تھا۔ (کلید صہ ۱۳۲)

۴۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بزدل ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا۔ (معاذ اللہ) کلید صہ ۳۱)

۵۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلافت پاخانہ میں ملی (کلید صہ ۱۸۹)

۶۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے شراب مرتے دم تک ترک نہ کی۔ (کلید مناظرہ صہ ۱۴۶)

۷۔ عمر (رضی اللہ عنہ) تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا۔ (صہ ۴۶)

۸۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔ (کلید صہ ۱۴۶)

۹۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ کلید صہ ۱۴۶)

۱۰۔ خالد بن ولید کو مالک بن نویرہ کی عورت کا عشق اور لالچ دامن گیر تھا۔ (کلیدِ مناظرہ صہ ۱۷۸)

تبرا مجموعی طور پر

۱۔ اصحاب ثلثہ (صدیق۔ فاروق۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہم) بُت پرست تھے۔

ص ۱۴۶

۲۔ سیدنا ابوبکر، عمر و عثمان غنی وغیرہ کو منافق۔ دوزخی۔ کافر، مشرک وغیرہ کہتے اور لکھتے ہیں۔ دیکھئے شیعہ کا معتبر مترجم قرآن مقبول۔ صفحات

۴	۳۷	۱۱۹	۲۲۷	۴۴۶
۳۲	۵۲	۲۲۵	۵۱۳	۵۲۱

۳۔ ثلاثہ (صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم) صدق و صفا سے قطعاً عاری تھے ص ۱۴۶

تنقید :۔ یہ بھی غالی اور متعصب شیعہ کی بڑ ہے۔ ورنہ سیدنا صدیق کی صداقت اور دوسرے یاروں کی صدق و صفائی پر قرآن کے علاوہ شیعہ مذہب کے اسلاف بھی قائل ہیں۔

تمام صحابہ مرتد بے دین اور گمراہ تھے

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ چھوڑے (جنھیں شیعہ کہتے ہیں) کہ چند محدود صحابیوں کے سوا باقی مرتد اور گمراہ ہو گئے۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۱۵ میں ہے۔ کہ ابوجعفر نے فرمایا۔ کان الناس اھل ردۃ بعد النبی الا ثلثۃ المقداد۔ ابوذر۔ سلمان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے تین افراد کے سب مرتد ہو گئے۔ مقداد۔ ابوذر۔ سلمان

صرف یہی تین مسلمان رہ گئے تھے۔

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ یعنی بغداد والے پیران پیر کو شیعہ سیدہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں۔ کہ وہ یعنی سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ یہودیوں کا دلال تھا۔ (معاذاللہ) ان کے علاوہ حضرت امام اعظم اور امام بخاری اور امام غزالی وغیرہ وغیرہ کو بہت غلیظ گالی دیتے ہیں۔

کیا عرض کیا جائے نہایت ہی گندہ اور غلیظ مذہب ہے۔ اتنا کافی ہے۔ اگر موقعہ ملا تو انشاءاللہ تعالیٰ کسی موقع پر اس سے مزید عرض کروں گا۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین فصلی اللہ علی حبیبہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تمت الکتاب

آخر میں حضرت مولانا پیر محمد ابراہیم صاحب مدظلہ نے علامہ اویسی صاحب کی تقریر سندھی زبان میں عوام کو بطور خلاصہ سنائی۔ جس نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔

بعد فراغت ہم حضرت پیر صاحب کے مکان پر چلے گئے۔ آرام کیا۔ صبح کی نماز پڑھی ناشتہ کر کے قصبہ کنزی چلے گئے۔ جہاں رات کو فقیر راقم اور علامہ اویسی صاحب کی تقریر ہوئی۔ جسے ہم نے علیحدہ لکھا ہے۔ وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ چھپ کر آپ کے مطالعہ سے مشرف ہوگی۔

فقط والسلام

فقیر محمد رمضان چشتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام وفادار امتی کے نام

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس امتی کو پیغام بھیجا جو وفادار ہے۔ غدار کو نہیں سنیے فرمایا اے میرے امتو! اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ۔ میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں پھر وہ جو ان سے ملیں پھر وہ جو ان سے ملنے والے ہیں مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۶

اویسی کی گزارش

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی بالخصوص حضرت ابوبکر وحضرت عمر وعثمان اور بی بی عائشہ اور امیر معاویہ کو گالی دے وہ مرنے کے بعد خنزیر کی شکل میں ہو جاتا ہے اور سخت عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے

بدمذہب کو عذاب قبر

روح البیان پ۲۲ میں ہے کہ احمد دورقی نے فرمایا کہ ہمارے ہمسایگان سے ایک نوجوان فوت ہوا جسے میں نے رات کو خواب میں دیکھا تو بوڑھا نظر آیا میں نے اس سے پوچھا یہ کیا اس نے کہا ابھی ہمارے گورستان میں بشر مریسی مدفون ہوا۔۔ اسکے عذاب کی کیفیت دیکھنے سے میرا یہ حال ہو گیا نہ صرف میرا بلکہ میری طرح کے تمام نوجوانوں کی یہی کیفیت ہے (فائدہ) بشر مذکور حضرت قاضی ابو یوسف کا شاگرد تھا لیکن اس نے علم کلام پڑھا تو گمراہ ہو گیا اور خلق قرآن کے عقیدہ کا نہ صرف حامی تھا بلکہ اس عقیدہ پر بغداد کے بے شمار لوگوں کو گمراہ کیا اس کو مناظرہ میں حضرت عبدالعزیز کنانی نے شکست دی تھی۔

درس عبرت

تفصیل فقیر کی کتاب "مناظرے ہی مناظرے" میں ہے۔ غور کیجیے کہ صرف قرآن پاک کو مخلوق وغیر مخلوق کے مسئلہ پر قبر میں سخت سزا ملی تو بتائیے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب صحابہ کرام کو گالی دینے والے کا کیا حشر ہوگا۔

(وما علینا الا البلاغ)

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ ۔بہاولپور (پاکستان)

مفسرِ قرآن
فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
ابوینِ مصطفےٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیرِ اُویسی
ذکرِ اُویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبہ اُویسیہ
شیعہ فرقے
آئینہ شیعہ نما
شرح حدیثِ افلاک
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
مواعظِ اویسیہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول ﷺ نعت
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور